بے نقاب

مصنفہ

عروبہ عامر

پتہ

@aroobaamirofficial

0322.6301406

aroobaamirsidiqui@gmail.com

چوتھی قسط:

THE KING

(شہنشاہ)

آج بیٹ کام کو لانچ ہوئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا اور اطلاعات تھیں کہ اسے کامیابی کے ساتھ سپر کمپیوٹر میں انسٹال کیا جا چکا ہے اور سائبر سیکیوریٹی ٹیم (C4I) کسی بھی قسم کی بگ کوڈنگ کی تشخیص نہیں کر سکی تھی، بالآخر ایک ہفتے سے پھیلی ہوئی یہ ٹینشن اب ختم ہو گئی تھی۔

آج کا دن ان کے لئے بہت اہمیت رکھتا تھا کیونکہ بیٹ کام سے پہلا بیک اپ موصول ہونے والا تھا۔ خلافِ توقع وہ آج صبح ہی صبح آفس پہنچ چکا تھا، دس منٹ بعد

دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور مائیک اندر داخل ہوا:

اوہ ہائے ! آج سورج کہاں سے نکلا ہے؟'' اس کے شوخ آواز میں کئے گئے طنز پر جیف نے اسے گھورا!

اچھا ہوا تم آ گئے، بیک اپ انسٹال ہو رہا ہے، یہ کچھ کوڈنگ ہے جو میں تمہیں بتا رہا ہوں، ادھر آ کر میری مدد کرو۔'' ساتھ ہی اس نے کئی ہدایات دیں۔

اوکے باس!'' مائیک تیزی سے آگے بڑھا اور اس کے برابر کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا

اسکرین پر تیزی سے بیک اپ لوڈ ہو رہا تھا اور ان کی نگاہیں مسلسل کمپیوٹر پر مرکوز تھیں۔ کچھ دیر بعد مائیک نے سر اٹھایا اور اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا:

بیک اپ کے مطابق ابھی تک ہمارے پاس کوئی ایسی انفارمیشن نہیں آئی ہے جو یہ ثابت کر سکے کہ بیٹ کام کسی غلط کام کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے، سب کچھ صاف ہے باس! ہمیں انتظار کرنا ہوگا اس وقت تک۔۔۔۔۔۔

جب وہ اپنا پہلا قدم اٹھائیں اور ہم انہیں وہیں پکڑ سکیں!'' اس نے مائیک کا ادھورا جملہ پورا کیا:

دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ دونوں متوجہ ہوئے، آرتھر اور گریس ایک ساتھ اندر داخل ہوئے تھے۔

کوئی خبر؟'' اس نے اپنا پرس ڈیسک پر رکھتے ہوئے پوچھا: جواباً مائیک نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا:

نہیں! انتظار کرنا ہوگا۔''

ہمیں ان پر گہری نگاہ رکھنا ہوگی، یاد رہے کہ غفلت کا ایک لمحہ بھی ہمیں بڑے

نقصان سے دوچار کرواسکتا ہے۔"

یہ کہتے ہوئے جیف کرسی دھکیل کر اٹھ کھڑا ہوا اور گریس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا:

"کیاتم فری ہو؟"

"ہاں کیوں؟"

"میرے ساتھ آؤ!" وہ اب آفس کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا تھا، گریس نے اپنا پرس اٹھایا اور اس کے پیچھے پیچھے باہر آ گئی۔

"مگر ہم کہاں جا رہے ہیں؟" لفٹ کے قریب پہنچ کر اس نے بے تابی سے پوچھا:

"Aiden James سے ملنے!"

"واٹ؟" وہ حیرت سے اس کا چہرہ تکنے لگی، دن بہ دن جیف کو سمجھنا اس کے لئے ناممکن ہوتا جا رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

ہفتے کا دن آ پہنچا تھا اور آج ان کی یونی ورسٹی میں الوداعی تقریب تھی، کنسرٹ اور نائٹ پارٹی منسوخ کر دی گئی تھی اور اس تقریب کو سادگی سے منایا جا رہا تھا، کچھ طلباء اس فیصلے سے خوش تھے اور کچھ ناراض! ان میں سرفہرست یونی ورسٹی کا مافیا گروپ تھا جس کے ہاتھ سے ایک بہت بڑا سنہری موقع نکل چکا تھا۔

اس نے سفید کرتا شلوار کے ساتھ کالے رنگ کا کوٹ زیب تن کیا ہوا تھا اور بالوں کو جیل کے ساتھ قرینے سے سیٹ کیا تھا، دائیں ہاتھ میں ریسٹ واچ پہنی تھی اور

پاؤں میں جاگرز کے بجائے کالے رنگ کے بوٹ پہن رکھے تھے، وہ روزمرہ سے کافی مختلف اور دلکش لگ رہا تھا۔

جبریل جو ابھی ابھی اسے لینے پہنچا تھا، اس نے سفید رنگ کا کرتا شلوار پہن رکھا تھا اور اس کے اوپر براؤن رنگ کا کوٹ لیا ہوا تھا، ساتھ ہم رنگ گھڑی اور جوتے پہن رکھے تھے، آج وہ دونوں ایک ساتھ الوداعی تقریب میں جا رہے تھے۔

آڈیٹوریم کو خوبصورت اور نفیس انداز میں سجایا گیا تھا، ہال میں کئی سو کرسیاں لگی تھیں، سامنے بڑا سا اسٹیج موجود تھا، طلبہ کے اسرار پر تمام پروفیسرز کو چند الوداعی جملے اور ایک یادگار نصیحت کرنے کے لئے باری باری اسٹیج پر مدعو کیا جا رہا تھا۔

ایک ایک کر کے تمام پروفیسرز اسٹیج پر آتے رہے اور چند جملے بول کر اپنی نشستوں پر واپس بیٹھتے گئے، آخر میں پروفیسر سلمان رشدی اٹھے اور اسٹیج کی طرف بڑھے، مائیک کے قریب پہنچ کر انہوں نے ہلکا سا گلا کھنکھارا اور کہنا شروع کیا:

''یہ بیچ یادگار رہا، کئی ہونہار طلبہ ابھر کر میرے سامنے آئے جن میں سے ایک روحان بن حیدر ہے۔''

وہ جو تیسری نشست پر بیٹھا تھا، چونک کر سیدھا ہوا!

''ہمیشہ زندگی میں استاد طلبہ کو سکھاتے ہیں لیکن یہاں طلبہ نے استاد کو ایک بہترین سبق سکھا دیا، میں ہمیشہ اس بات پر روحان کا شکر گزار رہوں گا کہ اس کی بدولت مجھے اپنی غلطی سدھارنے کا موقع مل سکا، شاید ہمیں بچوں کے ساتھ اتنا سخت نہیں ہونا چاہئے کہ ان کے اظہارِ رائے کو بالکل ہی ختم کر دیں۔''

یہ سلمان سر کو کیا ہو گیا؟'' اس نے حیرت سے جبریل کی طرف دیکھتے ہوئے

پوچھا جو اس کے دائیں طرف بیٹھا تھا۔

ان کی جو اتنی بدنامی ہوئی ہے یہ اسے کور کر رہے ہیں اور اپنی ریپوٹیشن ٹھیک کرنا چاہتے ہیں، ورنہ ایسا شخص کبھی بھی سبق نہیں سیکھ سکتا ہے۔" اس نے لاپرواہی سے کندھے اچکا کر کہا:

مزید چند جملے کہنے کے بعد وہ اپنی نشست پر آ کر بیٹھ گئے لیکن روحان کے لئے ان باتوں کو ہضم کرنا انتہائی مشکل ہو رہا تھا، وہ جانتا تھا کہ سلمان رشدی جیسے انسانوں کو اپنی انا سب سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اور وہ کبھی بھی کسی کے سامنے گھٹنے ٹیکنے کو تیار نہیں ہوتے، یقیناً ان کے دماغ میں کچھ تو چل رہا تھا۔

پارٹی کے اختتام پر وہ روحان کے قریب آئے، وہ جوس کا گلاس ہاتھ میں پکڑے کسی کلاس فیلو سے باتیں کرنے میں مصروف تھا، پروفیسر سلمان کو دیکھتے ہی وہ کلاس فیلو وہاں سے کھسک گیا، روحان ان کی طرف مڑا اور احتراماً سلام کیا۔

السلام علیکم! جی سر؟"

جواباً وہ دھیما سا مسکرا کر اس کے کچھ اور نزدیک ہوتے ہوئے بولے:

"میں اپنے سب سے ہونہار اسٹوڈنٹ کو ایک یادگار نصیحت کرنا تو بھول ہی گیا"

اس نے سوالیہ نگاہوں سے ان کی طرف دیکھا۔

"کسی گہری کھائی میں چھلانگ لگانے سے پہلے یہ ضرور سوچ لینا کہ اس کے اختتام پر نقصان صرف اور صرف تمہاری اپنی ذات کا ہونے والا ہے۔"

اسی کے ساتھ انہوں نے روحان کا کالر جھاڑا اور واپس پلٹ گئے، وہ کافی دیر وہیں کھڑا ان کی باتوں کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کرتا رہا۔

☆☆☆☆☆

یہ جارج لائبریری سے منسلک ایک پارک تھا جہاں وہ گریس کو لے کر آیا تھا، وہ خاموشی سے اس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی، پارک میں بنے چھوٹے سے سٹنگ ایریا میں بیٹھنے کے بعد اس نے ہاتھ میں بندھی ریسٹ واچ کی طرف دیکھا، ایڈن بس پہنچنے ہی والا تھا۔

کل رات اس نے ایڈن کی پروفائل سے نمبر نکال کر اسے کال کی تھی اور لائبریری جانے سے پہلے اس ملاقات کے لئے آمادہ کیا تھا، سننے میں آیا تھا کہ اس کی کتاب نے سیلز کے تمام ریکارڈ توڑ دیے تھے اور نیو یارک کے بعد واشنگٹن میں بھی وہ اپنا سکہ جمانے میں کامیاب رہا تھا، شاید وہ اس سے ملنے کے لئے راضی نہ ہوتا لیکن جیف کی ڈی آئی کے ساتھ نسبت جان کر وہ کچھ ہی دیر میں مان گیا۔

تمہیں یقین ہے کہ وہ آئے گا؟'' گریس نے ایک بار پھر گھڑی میں وقت دیکھا، انہیں بیٹھے بیٹھے دس منٹ گزر چکے تھے۔

ہاں، سو فیصد!'' وہ اعتماد بھرے لہجے میں بولا:

اتنا یقین کیسے ہے تمہیں؟'' گریس نے تجسس سے پوچھا:

کیونکہ اسے جو چاہیئے وہ ہمارے پاس موجود ہے یعنی ڈی آئی کے اندر کی معلومات، وہ میرے لئے نہ سہی لیکن اپنے لئے تو ضرور آئے گا۔'' جیف کے معنی خیز انداز میں بولے گئے اس جملے پر وہ اسے بغور دیکھنے لگی۔

ایک بات کہوں؟'' چند لمحوں بعد اس نے کہا:

ہاں ضرور؟''

تم انجینئر سے زیادہ جاسوسی کی فیلڈ میں ایکسپرٹ ہو۔'' اس کے تبصرے پر وہ مسکرا دیا۔

میڈم گریس! میں انجینئر بھی اپنے نام کا ایک ہی ہوں، کامبیٹ سے بیٹ کام تک کا سفر آپ کے ساتھ ہی طے کیا ہے۔''

اس کے جواب پر وہ ہنس پڑی اور اس کے چہرے کو کھوجتی نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

تم ہر چیز میں ایکسپرٹ ہو۔''

گریس کے جملے نے اسے ایک لمحے کے لئے ساکت کر دیا، وہ جانتی نہیں تھی لیکن اس کا کہا گیا یہ ایک جملہ شاید اس کی ساری زندگی کے لئے کافی تھا، اپنے جذبات کو چھپاتے ہوئے اس نے گریس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے پوچھا:

یہ تعریف ہے یا اعتراف؟''

جسٹ کامپلیمنٹ!'' اس نے لاپرواہی سے کہا:

وہ سر جھٹک کر ہنس دیا اور شکوہ بھرے لہجے میں بولا:

تم کبھی بھی مجھے دل سے خوش ہونے کا موقع نہیں دیتی نا!''

ضرور دے دیتی لیکن آپ کے چہیتے ایڈن صاحب آ گئے ہیں۔''

اسی کے ساتھ جیف نے گردن گھما کر پیچھے کی طرف دیکھا، جہاں سے وہ چلا آ رہا تھا، آج بھی اس نے اسی انداز میں ڈریسنگ کی ہوئی تھی، پینٹ، شرٹ اور کوٹ! بس کپڑوں کا رنگ مختلف تھا، وہ اب نزدیک پہنچ چکا تھا، کافی فارمل انداز میں جیف سے ہاتھ ملانے کے بعد وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا اور قدرے خشک لہجے میں بولا:

مجھے لگا آپ اکیلے آئیں گے۔''

دراصل یہ میری پارٹنر ہیں اسی لیے فکر کی کوئی بات نہیں۔''اس کے جواب پر اب وہ قدرے مطمئن دکھائی دے رہا تھا۔

میرا نام گریس ہے اور میں بھی ڈی آئی کی سافٹ ویئر ٹیم کا حصہ ہوں۔''اس نے آگے بڑھ کر ایڈن سے ہاتھ ملایا، ابتدائی باتوں کے بعد وہ سید حامد ؒ کی طرف بڑھا۔

پرسوں جس وقت آپ اپنی کتاب کا خلاصہ پیش کر رہے تھے، اتفاقاً میں بھی وہاں موجود تھا اور آپ کی کچھ باتوں نے مجھے اس ملاقات کے لیے مجبور کیا۔''

ظاہر ہے، میری باتیں آپ کو چبھی ہوں گی ، آخر آپ ڈی آئی کے لیے کام کرتے ہیں اور ڈی آئی کو میں سی آئی اے سے الگ نہیں سمجھتا، یہ تمام ایجنسیاں ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں، جیسے ڈی آئی، NSA اور پینٹا گون وغیرہ۔ یوں کہہ لیں کہ یہ سب شطرنج کے مختلف مہرے ہیں۔ ''اس نے جیف کی بات درمیان سے کاٹتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا:

مجھے آپ کی باتیں ہرگز نہیں چبھیں، میں ڈی آئی کے لیے کام ضرور کرتا ہوں لیکن ان کا غلام یا پجاری نہیں ہوں، جو حق ہے وہ حق ہے اور میں اسے تسلیم کرتا ہوں۔''

پھر آپ کیا جاننا چاہتے ہیں؟''ایڈن نے مزید دلچسپی سے پوچھا:

سر! دراصل ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ آپ نے جو باتیں اپنی کتاب میں لکھیں، یہ آپ کو کہاں سے معلوم ہوئیں؟ یہ تو کافی اندر کے راز ہیں، ممکن ہی نہیں کہ ایسے راز

کسی عام انسان کے ہاتھ لگ سکیں۔'' گریس نے اس کا ادھورا سوال پورا کیا:

عام انسان کو معلوم نہیں ہوسکتے لیکن سی آئی اے کے ڈائریکٹر کے انڈر کام کرنے والے شخص کو تو معلوم ہوسکتے ہیں نا! پھر میں تو ان کا خاص بندہ تھا۔'' معنی خیز انداز میں دیے گئے اس جواب پر ان دونوں نے حیرت سے پوچھا:

آپ سی آئی اے کے لئے کام کرتے ہیں؟''

کرتا تھا، لیکن پھر وہاں سے نکال دیا گیا، میں نے تقریباً دس سال اس ادارے میں کام کیا ہے اور کبھی بھی اپنی آنکھیں بند کر کے کوئی آرڈر فالو نہیں کیا، ان اداروں میں کام کرنے والوں سے ہمیشہ یہ توقع رکھی جاتی ہے کہ ان کے ہر آرڈر کو سر جھکا کر مان لیا جائے، سوال نہ پوچھا جائے اور میں سوال پوچھتا تھا، میرا ماننا ہے کہ اگر کسی کام کو لے کر آپ کا ''Why'' درست ہے تو اس کا مطلب آپ صحیح جگہ پر موجود ہیں۔'' وہ سانس لینے کو رکا۔

بس سی آئی اے کے ساتھ کام کرتے ہوئے میرا وائی کبھی درست نہیں ہوسکا۔''

میں آپ کی بات سے متفق ہوں، ہماری سب سے بڑی غلطی یہی ہے کہ ہم سب اپنی اپنی جگہ غفلت کا شکار ہیں، معمول سے ہٹ کر ہم نے کبھی سوچا ہی نہیں کہ جو بظاہر دکھائی دے رہا ہے وہ حقیقت میں بھی ویسا ہی ہے؟'' گریس نے شرمندگی سے سر جھکائے ہوئے کہا:

اسی لئے ہم روبوٹ بنتے جا رہے ہیں، ایسے روبوٹ جو جانتے ہی نہیں کہ وہ کس کی کمانڈ پوری کر رہے ہیں؟ اور کیا ان کا ماسٹر صحیح بھی ہے؟'' ایڈن نے تائید میں گردن ہلاتے ہوئے کہا: اسے یہ دونوں کافی دلچسپ لگے تھے۔

اس گفتگو کے دوران جیف خاموش تھا، اس کے ذہن میں ایک ہی سوال گردش کر رہا تھا جسے اس نے بالآخر ایڈن سے پوچھنے کا فیصلہ کر لیا۔

☆☆☆☆☆

الوداعی تقریب ختم ہو چکی تھی اور امتحانات سر پر کھڑے تھے، اگلے ہفتے سے ان کے آخری سیمسٹر کے ایگزامز شروع ہونے والے تھے،، اس وقت روحان نے باقی تمام چیزوں کی طرف سے دھیان ہٹا کر مکمل توجہ پڑھائی کی طرف مبذول کر لی تھی، ویڈیو کافی دنوں تک ٹرینڈنگ پر رہی جس کے باعث وہ اب کافی مشہور ہو چکا تھا لیکن اس کا مقصد شہرت حاصل کرنا کبھی نہیں رہا تھا، جو اصل مقصد تھا وہ پورا ہو چکا تھا اور اب اسے اس شہرت سے مزید کوئی سروکار نہیں تھا، دن بھر ہزاروں لوگ اس کی پروفائل کو کہیں نہ کہیں ٹیگ کرتے، اس کا انباکس میسج ریکویسٹ سے بھرا پڑا تھا لیکن اسے اس سب میں کوئی دلچسپی نہیں تھی، اگر کسی چیز سے سروکار تھا تو وہ اس کا بہترین جی پی اے تھا جسے وہ آخر تک قائم رکھنا چاہتا تھا تاکہ ایک بار پھر امی ابو کا فخر بن سکے۔

اس دن کے بعد سے پروفیسر سلمان رشدی کی اس سے دوبارہ کوئی ملاقات نہیں ہوئی تھی، انڈر گراؤنڈ مافیا گروپ کی طرف سے بھی مکمل خاموشی تھی، اسے دوبارہ کسی نے تنگ نہیں کیا تھا، اس خاموشی پر وہ کچھ حیران بھی تھا لیکن یہ سوچ کر مطمئن ہو گیا تھا کہ شاید وہ لوگ مزید بدنامی کے ڈر سے باز آ چکے ہیں، سب کچھ معمول پر آ چکا تھا لیکن کیا چیزوں کا اس قدر معمول پر آ جانا واقعی نارمل ہونے کی علامت ہے؟

جبریل نے اسے اپنی شہرت سے فائدہ اٹھانے کے لئے کئی مشورے دیے تھے لیکن روحان کی عدم دلچسپی کو دیکھتے ہوئے وہ بھی پیچھے ہٹ چکا تھا اور پڑھائی میں

مصروف ہو گیا تھا، پہلے پہل پڑھائی کے پیچھے اس کا مقصد ماہی سے شادی کرنا تھا لیکن اب ماہی اس کی زندگی میں کہیں نہیں تھی، اس نے دوبارہ پلٹ کر نہ ہی کبھی جبریل سے رابطہ کیا تھا اور نہ کبھی اس کا کوئی فون اٹھایا تھا، شاید وہ اس سے ہمیشہ کے لئے روٹھ چکی تھی، وہ جب بھی ماہی کے بارے میں سوچتا تھا تو اس کا دل خالی ہو جاتا تھا، ایسے جیسے کسی نے جیتی ہوئی جنگ ہار دی ہو، اس نے چاند کو بھی دیکھنا چھوڑ دیا تھا کیونکہ اس میں ماہی کا ناراض چہرہ دکھائی دیتا تھا جس کا سامنا کرنے کی ہمت اس کے اندر موجود نہیں تھی۔

''کبھی کبھی انسان اپنے جذبات کو صرف اس لئے نظر انداز کر رہا ہوتا ہے تاکہ وہ مزید ٹوٹنے سے بچ سکے، وہ بھی اس وقت سب کچھ بھلائے صرف اپنے ''آج'' پر دھیان دے رہا تھا، اس امید کے ساتھ کہ اب کی بار جب ماہی اس کی طرف لوٹے تو اسے دوبارہ کسی طرح کی مایوسی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

☆☆☆☆☆

جارج لائبریری سے منسلک پارک میں اس وقت دنیا کی اہم ترین گفتگو جاری تھی، اسے یقین تھا کہ ایڈن جیمز کے ذریعے وہ کسی حتمی نتیجے تک پہنچ سکے گا اور پہلیوں کا یہ کھیل ختم ہو جائے گا، اس کے تمام سوالات کے جوابات سامنے بیٹھے شخص کے پاس موجود تھے۔

سر! میرا پہلا سوال یہ ہے کہ کئی دہائیوں سے دنیا کے کسی نہ کسی کونے میں مسلسل جنگیں کیوں جاری ہیں؟ آخر ان جنگوں سے کس کو فائدہ پہنچ رہا ہے اور امریکہ کیوں براہِ راست یا پسِ پردہ رہ کر ان جنگوں میں شریک ہے؟''

جیف کے اس سوال پر اس نے ایک گہری سانس بھری اور ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولا:

پہلے تم دونوں مجھے ایک سوال کا جواب دو۔''

جی ضرور!''اس نے اثبات میں سر ہلایا اور بغور ایڈن کو سننے لگا:

دنیا میں سب سے زیادہ اسلحہ فراہم کرنے والا ملک کون سا ہے؟''

اگلے ہی لمحے گریس نے کہا:

امریکہ! کیونکہ ہمارے پاس دنیا کی سب سے بڑی اسلحہ ساز فیکٹریاں ہیں۔''

اس کے جواب پر ایڈن مسکرایا اور بولا:

''تو تمہارے سوال کا جواب یہی ہے۔''

ایڈن کی بات پر ان دونوں نے ناسمجھی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا:

میرے سوال کا یہ جواب کیسے ہوسکتا ہے؟ میں نے آپ سے پوچھا کہ......''

یک دم وہ رکا، اپنے سوال پر غور کیا پھر ایڈن کے جواب پر، اس کے بعد حیرت سے سر اٹھا کر بولا:

آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ دنیا بھر میں جنگیں اس لئے رونما ہو رہی ہیں تاکہ امریکہ کا اسلحہ فروخت ہو؟''

جیف کی بات پر وہ بھی چونکی اور ایڈن کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں دھیمی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔

بالکل درست فرمایا! اگر جنگیں نہیں ہوں گی تو ہمارا اسلحہ کون خریدے گا؟''

لیکن ہمیں محض ہتھیاروں کی فروخت کے لئے دنیا بھر میں جنگیں کروانے کی کیا

ضرورت ہے؟ اس کے علاوہ بھی ہمارے پاس اپنی اکانومی کو مضبوط کرنے کے بے شمار راستے موجود ہیں؟''

گریس حیرت سے پوچھ رہی تھی، وہ ایڈن کے اس جواب سے مطمئن نہیں تھی۔

میں نے یہ کب کہا کہ ہتھیاروں کو بیچنے سے ملکی سطح پر کوئی فائدہ حاصل ہو رہا ہے؟'' اس بات نے انہیں مزید الجھن میں ڈال دیا!

اگر اس سے ملک یا عوام کو فائدہ نہیں پہنچ رہا تو کس کو پہنچ رہا ہے؟ اور صرف کسی شخص کو فائدہ پہنچانے کے لئے اتنی بڑی گیم کیوں اور کیسے کھیلی جارہی ہے؟'' جیف کے سوال پر گریس نے بھی تائید میں سر ہلایا، ایڈن ایک لمحہ رک کر ان دونوں کے سوالیہ چہروں کو بغور دیکھتا رہا پھر بولا:

ہمارے ملک میں پانچ بڑی کمپنیاں ہیں جو پوری دنیا میں اسلحہ سپلائی کررہی ہیں وہ سب کی سب پرائیویٹ ہیں، ان میں سے کوئی بھی حکومتی ادارہ نہیں ہے لیکن پھر بھی حکومت ان کے کہنے پر یہ جنگیں پھیلا رہی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ اسلحہ بک سکے، اب تم لوگ پوچھو گے کہ آخر ایسا کیوں ہورہا ہے؟''

ایڈن کے سوال پر ان دونوں نے اثبات میں سر ہلایا۔

کیونکہ ان ساری کمپنیوں کے مالک کھرب پتی ''Giants'' ہیں جو حکومت کو بھی کنٹرول کررہے ہیں اور دفاعی اداروں میں بھی ان کی جڑیں اندر تک مضبوط ہو چکی ہیں، یہ سمجھتے ہیں کہ

''bloody profitable business War is a

ایڈن کے اس انکشاف پر وہ دونوں حیران رہ گئے، یہ ان کی سوچ سے بھی زیادہ

ناقابلِ یقین صورتِ حال تھی!

لیکن آخر انہوں نے یہ کنٹرول کب اور کیسے حاصل کیا؟'' جیف نے بے یقینی سے پوچھا:

یہ تب ممکن ہے جب ان کھرب پتی ''Giants'' اور حکومت کے مفادات ایک ہوں یعنی کب، کہاں اور کس وقت جنگیں کروانی ہیں؟ کس حکومت کا تختہ الٹنا ہے؟ کتنا اسلحہ بنانا ہے اور کن لوگوں کو بیچنا ہے؟ سب کچھ بند کمروں میں طے کیا جارہا ہے اور پوری دنیا اس بات سے بے خبر ہے۔''

ناممکن!'' جیف نے بے ساختہ کہا اور ایڈن کی طرف ایسے دیکھنے لگا جیسے وہ کوئی سر پھرا ہو۔

جواباً ایڈن مسکرا دیا:

میں جانتا ہوں کہ یہ باتیں لوگوں کو جھوٹی اور من گھڑت لگیں گی لیکن تم خود ایک دفاعی ادارے میں کام کر رہے ہو، تمہارے لئے حقیقت جاننا ایک عام آدمی کی نسبت زیادہ آسان ہے کیونکہ تمہارے پاس رسائی (Access) ہے، میں تمہیں ایک بہت بڑا ہنٹ دے رہا ہوں، اگر تم اپنے دماغ کا استعمال کرو تو اس کے ذریعے پہیلی کو سلجھا سکتے ہو، ایک ایک کر کے ساری چیزیں تمہارے سامنے آئینے کی طرف واضح ہو جائیں گی۔''

جواباً اس نے ابرو اچکا کر پوچھا: ''کیسا ہنٹ؟''

جب دو ملکوں کے درمیان جنگ چھڑتی ہے تو سب سے زیادہ نقصان کن چیزوں کو پہنچتا ہے؟''

اکانومی اور انفرااسٹرکچر!'' ایک لمحہ سوچنے کے بعد گریس نے کہا:

بالکل! جنگوں میں استعمال ہونے والے ہتھیاروں سے انسانی جانوں کے علاوہ بلڈنگیں، ڈیمز، پائپ لائنز، پل اور ریلویز بھی تباہ ہوجاتی ہیں، اس کے بعد جب جنگ اپنے اختتام کو پہنچتی ہے تو اس ملک کے پاس دوبارہ اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے لئے کوئی سرمایہ نہیں بچتا ہے، رائیٹ؟''

بالکل!'' ان دونوں نے بیک وقت سر ہلایا۔

کبھی غور کیا ہے کہ ایسے ملکوں کو آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک بھاری مقدار میں قرضے دینے کیوں پہنچ جاتے ہیں؟''

اس سوال پر وہ گہری سوچ میں پڑ گئے!

یہ پہلا سوال ہے جس کا جواب تم لوگوں نے ڈھونڈنا ہے، دوسرا سوال یہ کہ قرضہ دینے کے بعد اس ملک کی ری کنسٹرکشن کا ٹھیکہ کس کمپنی کو ملتا ہے؟''

انہوں نے اس بات پر بھی کندھے اچکا کر لاعلمی کا اظہار کیا۔

BECHTEL کو! کیا کبھی تم نے اس کمپنی کا نام سنا ہے؟''

نہیں!'' گریس نے نفی میں سر ہلایا۔

یہ بظاہر تو ایک کنسٹرکشن کمپنی ہے لیکن۔۔۔۔۔۔'' وہ آگے کو جھکا اور آہستگی سے بولا:

یہی شطرنج کی اصل کھلاڑی ہے ''THE KING'' یوں سمجھو کہ ہتھیاروں اور جنگوں کا یہ خونی کھیل اسی سے شروع ہوا تھا جو مسلسل پھیلتا جا رہا ہے، اگر یہ کہا جائے کہ ہمارے اس ماڈرن ورلڈ کا تمام نقشہ اسی ایک کمپنی نے ڈیزائن کیا ہے تو غلط نہیں

ہو گا۔"

وہ دونوں بے یقینی سے ایڈن کو دیکھ رہے تھے، اسی کے ساتھ اس نے گھڑی پر دوبارہ نگاہ ڈالی اور گہری سانس بھر کے بولا:

میں نے پہلے ہی بتایا تھا کہ یہ سب کچھ ایک "Chess board" کی طرح ہے، تمہیں لگتا ہے کہ تم نے اس رازداری کا آدھا سفر طے کر لیا ہے لیکن تم ابھی تک صرف اسٹیج ون پر کھڑے ہو، آج سے پندرہ سال پہلے جب میں نے سی آئی اے کو جوائن کیا تھا تب میں بھی تمہاری طرح بہت پر جوش تھا، سب کچھ فتح کر لینا چاہتا تھا لیکن آہستہ آہستہ مجھے احساس ہوا کہ میں بھی باقیوں کی طرح بس ایک کٹھ پتلی ہوں اور اس نظام میں جکڑا ہوا ہوں، جب تک میں اپنے آپ کو اس قید سے آزاد نہیں کروا لیتا تب تک میں بھی ایک قیدی کے نظریہ سے دیکھتا رہوں گا جس کا جیل سے باہر کی دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔"

وہ دونوں اس کی بات سے سو فیصد متفق تھے۔

اگر تم اس کھیل کو سمجھنا چاہتے ہو تو اپنے دماغ کی وسعت کو بڑھا کر سوچنا ہو گا، ہر غیر معمولی چیز پر غور کرنا ہو گا، یاد رکھنا کہ تمہارا دماغ جتنے بھی سوال اٹھائے گا تمہیں ان کے جواب اپنے اطراف سے ہی ملیں گے۔"

اسی کے ساتھ ایڈن اٹھ کھڑا ہوا اور اپنا بیگ ٹیبل کے اوپر سے اٹھا لیا:

میں نہیں جانتا کہ ہماری دوبارہ ملاقات کب ممکن ہو گی؟ کبھی ممکن ہو گی بھی یا نہیں؟ لیکن مجھے یقین ہے کہ اس گھناؤنے کھیل کو بے نقاب کرنے کی کوشش ایڈن جیمز پر رکے گی نہیں!"

ایک گہری نگاہ ان دونوں پر ڈالنے کے بعد وہ گڈ بائے کہتا ہوا پارک کے خارجی دروازے سے باہر نکل گیا۔

تو یہ تھا ایڈن جیمز!'' وہ رکی ہوئی سانسوں کو بحال کرتے ہوئے بولی: ایسا محسوس ہورہا تھا جیسے ابھی ابھی وہ کسی رولرکوسٹر رائیڈ سے ہوکر آئے ہیں!

☆☆☆☆☆

وہ رات کو کافی دیر سے لوٹا تھا، گھر مکمل اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا، اس نے ہاتھ بڑھا کر سوئچ بورڈ ڈھونڈا اور بتی جلائی، اگلے ہی لمحے راہداری روشن ہوگئی، اس نے ہاتھ میں پکڑے کوٹ کو صوفے پر پھینکا اور کچن کا رخ کرلیا،، اس وقت اسے شدید بھوک لگنے لگی تھی، فریج سے فروزن فوڈ کا ایک کین نکالتے ہوئے اس نے برتنوں کے ریک سے پلیٹ اٹھائی، کین اوپنر کی مدد سے ڈھکن کھولنے کے بعد وہ اب کھانا پلیٹ میں انڈیل رہا تھا۔

اوون کی ٹائمنگ سیٹ کرنے کے بعد اس نے کھانا گرم ہونے کے لئے رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے فریج سے ایک بوتل نکالی اور کاؤنٹر پر رکھے گلاس میں مشروب کو انڈیل دیا،، یہ ایپل جوس تھا جو اس کا پسندیدہ تھا، جوس ڈالنے کے بعد اس نے آئس (DRUGS) کے چند ٹکڑے اس میں شامل کردیے، وہ نشے یا شراب کا عادی نہیں تھا لیکن کچھ عرصے سے آئس کا استعمال کرنے لگا تھا، زندگی میں بڑھتی الجھنوں کے باعث اس کا دماغ منتشر رہنے لگا تھا اسی لئے وقتی طور پر سکون حاصل کرنے کی خاطر وہ آئس لے رہا تھا، یہ بات اب تک گریس سے چھپی ہوئی تھی، اگر اسے علم ہوجاتا تو یقیناوہ بہت زیادہ خفا ہوتی!

پچھلے کچھ عرصے سے اسے کافی عجیب وغریب خواب آنے لگے تھے جس میں کبھی وہ سی آئی اے کو دیکھتا تو کبھی ڈی آئی کو، شاید اس کے دل کے اندر بھی کئی خدشات موجود تھے جنہیں وہ گریس کی طرح ظاہر نہیں کرتا تھا۔

کھانا گرم ہو چکا تھا، ٹرے اس نے کاؤنٹر پر لا کر رکھ دی اور خود کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا، اسی کے ساتھ ایڈن کی باتیں اس کے دل ودماغ پر حملہ آور ہونے لگیں:

''یہ سب کچھ ایک ''Chess board'' کی طرح ہے، تمہیں لگتا ہے کہ تم نے رازداری کا آدھا سفر طے کر لیا ہے لیکن ابھی تک تم صرف اسٹیج ون پر کھڑے ہو۔''

آنکھیں بند کرتے ہوئے اس نے چند نوالے زبردستی اپنے اندر اتارے۔

''اگر جنگیں نہیں ہوں گی تو اسلحہ کون خریدے گا؟''

ہاتھ بڑھا کر اس نے مشروب کا گلاس اٹھایا اور ایک بڑا سا گھونٹ بھرا۔

''اس میں عوام کا فائدہ نہیں ہے بلکہ ان کھرب پتی ''Giant'' کا فائدہ ہے۔''

اب کی بار اس نے چمچ زور سے پلیٹ میں پٹخا اور اپنا سر دونوں ہاتھوں پر گرا دیا، ایڈن کی تمام باتیں الجھی ہوئی پہیلیوں کی مانند تھیں، اس نے کسی بھی بات کا جواب کھل کر نہیں دیا تھا بلکہ اسے خود کھوجنے کو کہا تھا اور وہ نہیں جانتا تھا کہ ان سوالوں کے جواب وہ اب کہاں ڈھونڈے؟

نہ جانے یہ کہانی کب سلجھے گی؟ جتنا میں اس میں ڈوبتا جا رہا ہوں اتنی ہی عجیب چیزیں میرے سامنے آ رہی ہیں۔''

چند لمحے اسی کفیت میں گزر گئے، وہ کچھ سوچتے ہوئے کھانا وہیں چھوڑ کر اٹھا اور اپنے بیڈروم کی طرف بڑھ گیا، کچھ دیر بعد وہ لوٹا تو اس کے ہاتھ میں ایک بورڈ اور مارکر تھا، اس نے بورڈ کاؤنٹر پر رکھا اور اس پر ایک تفصیلی نگاہ دوڑائی۔

یہ ایک چارٹ کی طرح تھا جس میں سب سے اوپر ایک باکس بنا تھا پھر اسی سے منسلک بہت سارے باکسز بنے ہوئے تھے، ہر باکس میں ایک نام درج تھا جو دراصل الگ الگ واقعات کی طرف اشارہ کر رہا تھا، وہ یہ چارٹ پچھلے دو ماہ سے بنا رہا تھا۔

کامبیٹ میں وائرس

سی سی ٹی وی ویڈیو

ڈیزی کی موت

مارتھا رپورٹر

امریکی ہتھیاروں اور فوجیوں کا جنگوں میں استعمال ہونا

مارتھا کے دکھائے ثبوت

IRGC پر حملہ

سی آئی اے کا بذات خود کامبیٹ کو ہیک کروانا

بیٹ کام

ایڈن جیمز کی کتاب

اسلحہ اسمگلنگ

ڈی جے کی فرانسسکو سے ملاقات

"Weapon of mass destruction"

اس سب کے نیچے موجود ایک خالی باکس میں اس نے ''بیک ٹیل'' لکھ دیا، پھر شروع سے آخر تک اس ترتیب کو کئی بار پڑھا تا کہ وہ ان کہانیوں کے ٹکڑوں کو آپس میں جوڑ کر کوئی ربط ڈھونڈ سکے۔

''اگر غور کیا جائے تو یہ تمام معاملات جنگوں سے جڑے ہیں، اور ایڈم جیمز کے نزدیک یہ مختلف ممالک کو اسلحہ فراہمی کی ایک پالیسی کا حصہ ہے، اگر اس کی بات مان لی جائے تو یہ معمہ کسی حد تک حل ہوتا دکھائی دیتا ہے لیکن آخر یہ بیک ٹیل کیا ہے اور اس کا اس سب سے کیا تعلق ہے؟''

اسی کے ساتھ اس نے اس باکس پر ریڈ مارکر سے گول دائرہ بنا دیا۔

اب ہر چیز اسی لفظ سے جڑی تھی، اسے بیک ٹیل کے بارے میں اتنی معلومات حاصل کرنی تھیں کہ وہ کسی نتیجے تک پہنچ سکے۔

☆☆☆☆☆

وقت تیزی سے گزر رہا تھا اور آج ان کا سیکنڈ لاسٹ پیپر بھی آ پہنچا تھا، چونکہ یہ انگریزی کا مشترکہ پیپر تھا اسی لئے جبریل اس کے گھر تیاری کرنے آیا ہوا تھا۔

اسے آئے ہوئے آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا، ہلکی سی آواز کے ساتھ دروازہ ناک ہوا اور روزینہ بیگم لوازمات کی ٹرے لئے اندر داخل ہوئیں:

چلو بچو! پہلے چائے ناشتہ کرلو پھر پڑھائی کر لینا۔'' جبریل کو ان کا یہ آئیڈیا بے حد پسند آیا، اس نے آگے بڑھ کر ان کے ہاتھ سے ٹرے لی اور ایک بھرپور نگاہ گرما گرم سموسوں پر ڈالی، ساتھ ہی گہری مسکراہٹ کے ساتھ بولا:

آپ دنیا کی سب سے اچھی آنٹی ہیں۔'' روزینہ اس کی تعریف پر ہنس دیں، البتہ روحان نے اس ندیدے کو تاسف سے دیکھا اور اپنے کام میں دوبارہ مصروف ہوگیا۔

ان کے جانے کے بعد جبریل نے سموسوں کے ساتھ انصاف کرنے کا سوچا اور ایک سمومہ پلیٹ سے اٹھالیا۔

یار چلو پندرہ منٹ کا بریک لیتے ہیں، کھانے کے بعد مزید طاقت آجائے گی تو دماغ بھی زیادہ تیزی سے کام کرے گا۔'' اسے جبریل کا یہ آئیڈیا بالکل پسند نہیں آیا۔

کوئی ضرورت نہیں ہے، ابھی تمہیں آئے ہوئے صرف آدھا گھنٹہ ہوا ہے اور اس آدھے گھنٹے میں تم نے صرف کتاب کھولی ہے اور اسے گھورا ہے، یہ کی پوائنٹ یاد کرو اور ساتھ ساتھ کھاتے رہو۔''

مجھے سب یاد ہے یار! انگلش تو حلوہ ہے میرے لئے، بی ایس انگلش ایسے ہی تو نہیں کر رہا میں! ویسے بھی کھانا مکمل توجہ سے کھانا چاہیئے۔''اس کی بات پر روحان نے ایک طنزیہ نگاہ اس کے چہرے پر ڈالی اور بولا:

ہاں تم تو کسی انگریز کی اولاد ہو نا جو انگلش حلوہ ہے؟ انگریزی فرفر بول لینے سے کوئی میدان نہیں اکھاڑ لیا، گرامر کا پتہ ہے، کیا ہوتی ہے؟ یاد ہے پچھلے سیمسٹر میں صرف پانچ اضافی نمبروں سے پاس ہوسکے تھے''۔روحان کی اس بات نے اس کا سارا موڈ کرکرا کردیا تھا لیکن آگے بھی جبریل تھا، جس سے زیادہ ڈھیٹ کوئی نہیں تھا:

تمہیں نہیں کھانا تو مت کھاؤ لیکن مجھے مکمل یکسوئی سے کھانے دو بلکہ اب تمہیں ایک سموسہ بھی نہیں ملے گا۔'' یہ کہہ کر اس نے ٹرے اٹھائی اور روحان کی طرف پیٹھ

کر کے بیٹھ گیا، اس کی اس حرکت پر وہ دھیما سا مسکرا دیا اور دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

چند لمحے یوں ہی گزر گئے، اس نے تیسرے سموسے کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے پوچھا:

تم نے آگے کیا کرنے کا سوچا ہے؟ ماسٹرز کے لئے اپلائی کرو گے یا پھر انکل کے تعلقات استعمال کر کے گورنمنٹ جاب کرو گے؟''

روحان نے ایک لمحے کے لئے کتابوں سے سر اٹھایا اور کچھ سوچتے ہوئے بولا:

میں استنبول جانا چاہتا ہوں۔''

وہ جو سموسے کا اگلا نوالہ لینے کے لئے منہ کھول رہا تھا، یک دم حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگا!

استنبول! کیوں؟''

اس کے سوال پر وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے بولا:

اس وقت پوری دنیا میں صرف چند ایسے ادارے ہیں جو قرآن پر گہری ریسرچ کر رہے ہیں جہاں دنیا بھر سے ذہین دماغوں کو جمع کر کے جدید علوم کو مدنظر رکھتے ہوئے غور و فکر کیا جا رہا ہے، استنبول بھی ان چند شہروں میں سے ایک ہے جہاں یہ کام بخوبی سر انجام دیا جا رہا ہے۔'' وہ سانس لینے کو رکا، پھر دوبارہ گویا ہوا:

ترکی میرے دل کے اس وجہ سے بھی قریب ہے کہ وہ سلطنت عثمانیہ کی آخری اینٹ، آخری سانس تھا، میں چاہتا ہوں کہ سلطنت عثمانیہ ایک بار پھر ترکی سے جنم لے، جہاں سے ہماری سنہری تاریخ ختم ہوئی ہے وہیں سے دوبارہ شروع ہو!''

جبریل اس وقت اس کی آنکھوں میں جھانک کر اس کے خوابوں کی گہرائی کا اندازہ بخوبی لگا سکتا تھا۔

تمہارے خواب تو بہت بلند ہیں روحان! اور ہر خواب پہلے اپنے تخیل میں جیتا جاتا ہے، اس کے بعد عملی طور پر انسان جیت حاصل کر پاتا ہے، کاش کہ یہ خواب پوری ملتِ اسلامیہ دیکھ سکے تو ہمیں اقتدار حاصل کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔'' اس نے ستائشی انداز میں کہا: وہ روحان کے خیالات سے ہمیشہ ہی متاثر ہوتا آیا تھا لیکن اس بار اسے اپنے دوست پر بے حد فخر بھی محسوس ہو رہا تھا، نوجوان نسل میں شاید یہ چند لوگ ہی بچے تھے جو امت مسلمہ کی سلامتی کی آخری امید تھے۔

بس امتحانات سے فارغ ہوتے ہی میں ایڈمشن فارم بھروں گا، دعا کرو کہ میرا نام آجائے!'' اس نے دل کی گہرائیوں سے یہ خواہش کی تھی جس پر جبریل نے آمین کہا۔

اسی کے ساتھ اس نے چوتھا اور آخری سموسہ روحان کی طرف بڑھا دیا، اس کی اس مہربانی پر وہ بے اختیار ہنس پڑا۔

☆☆☆☆☆

دوپہر کا ایک بج رہا تھا، وہ ابھی ڈپٹی ڈائریکٹر کے آفس سے میٹنگ کر کے نکلا تھا، بیٹ کام کے بعد ڈی آئی کی طرف سے انہیں اگلا پراجیکٹ دے دیا گیا تھا جس پر وہ آج کل کام کر رہے تھے، وہ لفٹ کے ذریعے بیسمنٹ میں پہنچا، اسکین کی آواز کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا، کوٹ کے اوپری بٹن لگاتے ہوئے وہ اندر داخل ہوا۔

سامنے کرسی پر گریس، آرتھر اور مائیک بیٹھے اس کا انتظار کر رہے تھے۔

کیا ہوا، سب ٹھیک تو ہے؟'' اس نے ان کے نزدیک آتے ہوئے پوچھا:

مائیک کو بیٹ کام کا بیک اپ موصول ہوا ہے جس کے مطابق یہ لوگ اپنے دوسرے ہدف کے لئے تیار ہیں۔'' گریس کی بات پر وہ چونکا اور مائیک کے کمپیوٹر کے قریب آیا، ایک نگاہ اسکرین پر ڈالی جہاں تمام ڈیٹا کھلا ہوا تھا۔

کچھ معلوم ہوسکا کہ ان کا دوسرا ہدف کیا ہے؟''

مائیک ڈیٹا کی مدد سے وہی دیکھنے کی کوشش کررہا ہے۔'' اس بار جواب آرتھر نے دیا۔

چند لمحے خاموشی چھائی رہی، بالآخر مائیک نے کمپیوٹر سے اپنا سر اٹھایا اور ان تینوں سے مخاطب ہوا:

بیٹ کام سے موصول ہونے والے ڈیٹا کے مطابق دفاعی ادارے ''IRGC'' پر دوسرا حملہ کرنے کے لئے تیار ہیں، چونکہ میڈیا کے ذریعے یہ بات پوری دنیا میں پھیل چکی ہے کہ اس تنظیم نے امریکہ کے سسٹم کامبیٹ کو ہیک کرنے کی کوشش کی ہے ،اب امریکہ بدلہ لینے کے لئے ان کے ڈیفنس سسٹم کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔'' وہ سانس لینے کو رکا، پھر بولا:

ایران سے ایک بحری جہاز نکل رہا ہے جو کئی سمندری راستوں سے گزر کر 3427 میل کا سفر طے کر کے پورٹ آف ٹارٹس، سیریا (شام) تک پہنچے گا جسے امریکہ ریڈ سی کے قریب نشانہ بنا کر تباہ کر دینا چاہتا ہے، یہ منصوبہ انہوں نے کل بیٹ کام پر پرفارم کیا ہے تاکہ اس کے حتمی نتائج دیکھ سکیں۔''

مائیک کی بات سن کر وہ تینوں بھی تشویش میں مبتلا دکھائی دینے لگے!

لیکن یہ لوگ اس جہاز کو کیوں تباہ کرنا چاہتے ہیں؟ ایران سے شام پہلی بار تو کوئی سامان نہیں پہنچایا جا رہا ہے، یہ تو روزانہ کا تجارتی معمول ہے؟'' گریس نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا:

کیونکہ وہ تجارتی سامان سے لدا جہاز نہیں ہے۔'' جیف کی اس بات پر وہ سب چونک گئے!

تو پھر؟'' آرتھر نے تجسس سے پوچھا:

شام میں ایران کی ملٹری تنظیم ''IRGC'' کی کئی بیسز موجود ہیں، ایران اپنی تنظیم تک اسلحہ پہنچانا چاہتا ہے اسی لئے امریکہ اس جہاز کو شام پہنچنے سے پہلے تباہ کر دینا چاہتا ہے تا کہ اسلحہ وہاں تک نہ پہنچ سکے۔''

جیف کے انکشاف پر وہ سب سوچ میں پڑ گئے، اس کی بات میں دم تھا، اگر یہ کوئی عام بحری جہاز ہوتا تو دفاعی ادارے اسے تباہ کرنے کا رسک کبھی نہ لیتے۔

عجیب بات یہ ہے کہ ''IRGC'' کا کامبیٹ ہیک کروانے سے تو کوئی تعلق ہی نہیں ہے، مجھے اب تک نہیں سمجھ آیا کہ یہ کھیل کیوں ترتیب دیا جا رہا ہے؟ آخر اس سب کے پیچھے کیا منصوبہ ہے؟'' مائیک شدید الجھن کا شکار دکھائی دے رہا تھا۔

جیف اور گریس نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا، پھر جیف بولا:

یہ بات صرف ہمیں معلوم ہے کہ ''IRGC'' کا اس میں کوئی ہاتھ نہیں لیکن باقی دنیا کو یہ بات معلوم نہیں ہے، سیدھی سی بات ہے کہ یو ایس اس ملٹری تنظیم کا بہانہ بنا کر شام پر حملہ کرنا چاہتا ہے تا کہ ایک بار پھر ان کا اسلحہ بک سکے۔''

لیکن امریکہ انہیں اپنے ہی خلاف اسلحہ کیوں بیچے گا؟'' گریس کو ابھی بھی اس

کہانی میں کوئی جھول دکھائی دے رہا تھا۔

''IRGC'' ایک عام سی ملٹری تنظیم ہے جس کے پاس اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ امریکہ سے لڑ سکے، اس موقع سے فائدہ اٹھا کر امریکہ نے اپنا اسلحہ دوسرے ممالک کے ذریعے ان کو فروخت کرتے رہنا ہے اور پھر انہی کے بحری جہازوں اور ملٹری بیسز پر حملہ کرنا ہے، اس سب کے درمیان شام ایک بار پھر پسے گا اور نہ جانے کتنے معصوم شہری ان حملوں میں اپنی جان گنوا بیٹھیں گے،

''WAR IS A BLODDY BUSINESS

جیف نے تاسف سے کہتے ہوئے اپنا سر جھکا لیا، ایک بار پھر ڈھیروں بوجھ اس کے دل پر آ گرا تھا۔

جو بھی ہو اس سب کے پیچھے کھیل صرف اسلحے کا نہیں، کچھ اور بھی ہے جو فی الحال ہمیں سمجھ نہیں آ رہا ہے۔'' آرتھر نے بے زاری سے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا لیکن جیف کے دماغ میں ایڈن کا یہ جملہ گونجنے لگا:

''بظاہر تو یہ ایک ''Construction'' کمپنی ہے لیکن یہی شطرنج کی اصل کھلاڑی ہے۔''

کیا ایک بار پھر کوئی نیا شکار ہونے جا رہا تھا؟'' اسی کے ساتھ وہ گہری سوچ میں پڑ گیا!

شام کو جب وہ اپنے آفس سے باہر نکل کر پارکنگ ایریا کی طرف بڑھ رہا تھا تو گریس اسے اپنی طرف آتی دکھائی دی، اس نے کندھے پر بیگ لٹکایا ہوا تھا اور ہاتھ میں گاڑی کی چابی پکڑی تھی، اس کے نزدیک پہنچ کر وہ رکی:

جیف! کل ڈیڈ شکاگو سے آرہے ہیں، تم ان سے ملنے آؤ گے؟''

ایک لمحے کورک کراس نے گریس کی آنکھوں میں جھانکا جہاں چھپے خوف کو محسوس کیا جا سکتا تھا، پھر آگے بڑھ کراس کے ہاتھ کو نرمی سے تھاما:

پریشان مت ہو، تمہارے ڈیڈ کو کچھ نہیں ہو گا!''

ہوں، امید ہے!'' یہ کہہ کراس نے اپنا ہاتھ چھڑایا اور پارکنگ ایریا کی طرف بڑھ گئی، وہ اسے جاتا دیکھتا رہا۔

☆☆☆☆☆

وہ دونوں آخری امتحان دے کر یونی ورسٹی سے باہر نکلے، آج وہ وقت سے پہلے ہی فارغ ہو گئے تھے، روحان کا ہسٹری کا پیپر تھا جو اس کے لئے حلوہ تھا، جبریل کا بھی آخری پرچہ کافی آسان تھا، ڈرائیور کا انتظار کرنے کے بجائے وہ بس اسٹاپ کی طرف بڑھ گئے، بس کے آنے میں پانچ منٹ باقی تھے، اسی دوران انہیں سامنے گنے کے جوس کا ٹھیلا دکھائی دیا، اسے دیکھتے ہی جبریل کو یک دم شدید پیاس کا احساس ہوا۔

چلو جوس لیتے ہیں!'' اب وہ روحان کے ساتھ ٹھیلے کے نزدیک پہنچ چکا تھا، جتنی دیر میں انہوں نے جوس لیا، بس آ چکی تھی، وہ دونوں ہاتھ میں گنے کے جوس کی تھیلیاں پکڑے تیزی سے بس کی طرف بھاگے تا کہ بیٹھنے کی جگہ مل سکے۔

بالآخر تھوڑی سی جدو جہد کے بعد وہ نشست ڈھونڈنے میں کامیاب ہو گئے، پیچھے کی طرف دو سیٹیں خالی تھیں، وہاں بیٹھنے کے بعد انہوں نے سکون کا سانس لیا اور اسٹرا کی مدد سے جوس پینے لگے۔

آہ! جان میں جان آئی یار!'' جبریل کی بات سے اس نے بھی اتفاق کیا، فروری

کا مہینہ اپنے اختتام کو پہنچ چکا تھا، اسی کے ساتھ سردی کی شدت میں بھی اب کمی ہوتی جا رہی تھی، چند لمحوں بعد جبریل نے پر جوش لہجے میں کہا:

چلو میرے گھر فارم بھرنے چلتے ہیں!''

کون سے فارم؟'' اس نے لاعلمی سے ابرو اچکا کر پوچھا:

استنبول اسلامک سینٹر کا فارم! تم نے پرسوں ہی تو مجھے اس کے بارے میں بتایا تھا، بھول گئے؟'' اس نے عام سے انداز میں کہتے ہوئے جوس کا ایک اور گھونٹ بھرا۔

لیکن وہ فارم تو میں نے بھرنا تھا؟ پھر تم کس چیز کا فارم بھر رہے ہو؟'' اس نے ناسمجھی سے دوبارہ پوچھا:

میں بھی تمہارے ساتھ اسی اسلامک سینٹر میں داخلہ لینا چاہتا ہوں، بچپن سے ہم ہر جگہ ساتھ رہے، اب میں تمہیں اکیلا کیسے چھوڑ دوں؟ وہ بھی اتنے اچھے کام کے لئے؟'' جبریل کی بات پر وہ حیران رہ گیا!

لیکن تم نے تو اپنے ڈیڈ کا بزنس سنبھالنا تھا اور۔۔۔۔۔۔

اور ماہی سے شادی کرنا تھی، یہی کہنا چاہتے ہو نا؟'' اس نے روحان کا ادھورا جملہ پورا کیا۔

ہاں۔۔۔۔مطلب میں یہ چاہتا ہوں کہ اب تمہاری ڈگری بھی مکمل ہو گئی ہے تو ہم دونوں ایک بار ماہی سے بات کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اس واقعہ کو کافی عرصہ گزر چکا ہے، اب تک اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جانا چاہئے، امید ہے کہ وہ ہماری بات تحمل سے سنے گی۔''

روحان کی بات پر نہ جانے کیوں اس کا دل اداس ہو گیا! اگر آج ماہی اس کی زندگی کا حصہ ہوتی تو شاید اس وقت اس کے جذبات کچھ اور ہی ہوتے، ایک سال سے وہ اس دن کے آنے کا انتظار کر رہا تھا اور آج بالآخر اس کی ڈگری مکمل ہو گئی تھی لیکن ماہی اس کے ساتھ نہیں تھی۔

وہ مجھ سے شادی نہیں کرے گی روحان! اسے مجھ پر اعتبار نہیں رہا اور میں اسے زبردستی مجبور نہیں کر سکتا۔'' اس نے ہار مانتے ہوئے کہا:

تم نے بھی تو دوبارہ اپنی کوئی صفائی پیش نہیں کی، اسے بتاؤ کہ وہ سب تمہارا ماضی تھا اور اب تم بدل گئے ہو۔'' وہ اپنے اکلوتے دوست کو ایک بار پھر امید دلانے کی کوشش کر رہا تھا۔

جہاں صفائی دینی پڑے وہاں رشتے کبھی مضبوط نہیں ہو سکتے، آج ایک صفائی دوں گا، کل دوسری، آخر کب تک اپنے ماضی کی صفائیاں دیتا رہوں گا، ایک بار اعتبار کا دھاگا ٹوٹ جائے تو دوبارہ جڑنے پر شک کی گنجائش ہمیشہ کے لئے باقی رہ جاتی ہے۔'' جبریل کی اس بات نے اسے وقتی طور پر خاموش کر دیا، کچھ دیر یوں ہی گزر گئی، بالآخر اس نے موضوع کا رخ موڑا:

تم نے استنبول جانے کا ارادہ کیسے کیا؟''

مجھے نہیں معلوم، میں نے ایک ہی دن میں یہ فیصلہ کیسے کر لیا؟ لیکن جب سے میں تمہارے گھر سے آیا تھا، میرا ذہن مستقل انہی باتوں کو سوچ رہا تھا، تم بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو، ہم میں سے کتنے لوگ ایسے ہیں جو قرآن پر غور کرنا چاہتے ہیں؟ تاریخ، فلسفے اور اسلامی شریعت کو پڑھنا چاہتے ہیں؟''

وہ رکا اور جوس کا آخری گھونٹ بھرنے کے بعد دوبارہ بولا:

''ہمارے پاس علم تو موجود ہے لیکن ذاتی نہیں ہے، دوسری قوموں کا دیا ہوا ہے اور جتنا علم ہمارے پاس موجود ہے وہ اس دور کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا، کتنی ایسے سائنسی دریافت ہیں جو قرآن پاک میں پہلے سے موجود تھیں لیکن ہم نے کبھی غور ہی نہیں کیا؟ پھر تم نے سلطنت عثمانیہ کی بات کی تو مجھے وہ وقت یاد آ گیا جب ہم واقعی ''Muslim Empire'' تھے، مضبوط اور ''Irreplaceable'' آج شاید ہم اسی لئے کمزور ہو چکے ہیں کیونکہ ہم کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہیں، بس یہی سوچ کر میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں بھی اپنی باقی زندگی اس امت کی اصلاح کی کوشش کرتے ہوئے گزارنا چاہتا ہوں کیونکہ ہر جبریل کے پاس روحان نہیں ہوتا!''

آخری بات اس نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ کہی جسے سن کر روحان کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ اسے اپنا پرانا دوست بالآخر واپس مل گیا تھا جس پر وہ اللہ کا بے حد شکر گزار تھا۔

چلو پھر یہ فارم بھی ایک ساتھ بھرتے ہیں اور اپنی تاریخ کو دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں!''

بس اسٹاپ آ چکا تھا، وہ دونوں بس سے اترے اور ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے گھر کی طرف چل دیے۔

☆☆☆☆☆

گاڑی واشنگٹن کے ایسٹ ایوینیو میں داخل ہو رہی تھی ، یہ جگہ آئی بی سی کے قریب واقع تھی، سورج غروب ہونے والا تھا، آفس کے بعد وہ گھر جانے کے بجائے

کسی ضروری کام سے مارتھا سے ملنے یہاں آیا تھا، گاڑی سڑک کے کنارے پارک کرنے کے بعد اس نے ڈیش بورڈ سے فون اٹھایا اور میسج کے لئے ان باکس کھولا، چند لمحوں بعد گاڑی کا دروازہ کھلا اور وہ خاموشی سے اندر آ کر بیٹھ گئی، اس نے سر پر ہوڈی ڈال رکھی تھی اور لہجے میں ہمیشہ کی طرح تجسس تھا۔

تم نے مجھے اتنی ایمرجنسی میں کیوں بلایا؟''

کیونکہ میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں، کچھ بہت بڑا!'' اس کے معنی خیز لہجے میں کہے اس جملے سے مارتھا کی آنکھیں چمک اٹھیں!

اسی کے ساتھ جیف نے گاڑی کو خالی سڑک پر ڈال دیا:

ہم کہاں جا رہے ہیں؟''

اس سوال کے جواب میں اس نے گہری مسکراہٹ کے ساتھ کہا:

لانگ ڈرائیو پر!''

جواباً مارتھا بھی مسکرادی۔

اگر گریس یہاں ہوتی تو شاید وہ اس گاڑی کے بریک ہی فیل کر دیتی!'' یہ سوچ کر اس نے خوف سے جھرجھری لی لیکن اس وقت مارتھا ہی وہ واحد انسان تھی جسے استعمال کر کے وہ اپنا منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچا سکتا تھا۔

گاڑی اب خالی سڑک پر رواں دواں تھی، یہ روڈ مین شاہراہ سے ہٹ کر واقع تھی جس کے دونوں اطراف گھنے پیڑوں کا ایک جھنڈ دور تک پھیلا ہوا تھا، چند لمحے خاموشی چھائی رہی، بالآخر مارتھا سے مزید صبر نہ ہو سکا:

تم مجھے کچھ بتانا چاہتے تھے، کیا بتانا چاہتے تھے؟''

یہی وہ موقع تھا جس سے وہ فائدہ اٹھانا چاہتا تھا:

اگر میں تمہیں ایک بہت بڑی بریکنگ نیوز دوں تو کیا تم اسے اپنے سرور سے لیک کرسکتی ہو؟'' اس سوال پر وہ چونکی!

کیسی نیوز؟''

''یو ایس پانچ مارچ کو ایران کے ایک بحری جہاز کو ریڈ سی کے قریب تباہ کرنے والا ہے جس کا رخ شام کی پورٹ آف ٹارٹس (TARTUS) کی طرف ہے۔''

وہ اپنی جگہ زور سے اچھلی!

واٹ؟؟؟ تمہیں کس نے بتایا؟ اور اس بات میں کتنی سچائی ہے؟'' اسی کے ساتھ اس نے اپنے پرس سے چھوٹی سی نوٹ بک اور پین نکالا جسے وہ ہمیشہ ساتھ لئے گھومتی تھی، آخر اس کے ہاتھ مستقبل کی ایک بڑی پیشن گوئی لگنے والی تھی!

یہ بات سو فیصد درست ہے، میں نے اور میری ٹیم نے اسے خود انویسٹی گیٹ کیا ہے۔''

وہ اب اسے بیٹ کام کے بارے میں تو نہیں بتا سکتا تھا سو ڈھکے چھپے لفظوں میں بولا:

لیکن امریکہ اس جہاز کو کیوں تباہ کرنا چاہتا ہے؟ تجارتی جہاز کو تباہ کر کے انہیں کیا فائدہ ہوگا؟'' وہ ربط جوڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔

دراصل اس جہاز میں بڑی تعداد میں اسلحہ موجود ہے جو ایران شام میں موجود اپنی ملٹری تنظیم ''IRGC'' تک پہنچانا چاہتا ہے، یوں سمجھو کہ اس واقعے کا تعلق ان کی بیس تباہ کرنے اور کامبیٹ میں وائرس ڈالنے سے جڑا ہوا ہے۔'' مارتھا تیزی سے

نوٹ بک پر اس کی باتیں اتار رہی تھی۔

میں چاہتا ہوں کہ یہ خبر پہلے ہی لیک ہوجائے تاکہ امریکہ اس جہاز پر حملہ نہ کر سکے۔‘‘

یک دم اس کے چلتے ہاتھ رکے اور اس نے سر اٹھا کر نا سمجھی سے جیف کی طرف دیکھا!

کیا مطلب؟؟ اگر ایسا نہ ہوا تو یہ خبر جھوٹی ثابت ہوجائے گی اور میری ریٹنگ گر جائے گی؟‘‘

دیکھو مارتھا! بات خبر کو سچی یا جھوٹی ثابت کرنے کی نہیں ہے، بات پریشر ڈالنے کی ہے، جب ایک نیوز پہلے سے ہی لیک ہوچکی ہوگی تو وہ ایسا قدم کبھی نہیں اٹھائیں گے، میں نہیں چاہتا کہ مزید کوئی جانی یا مالی نقصان ہو اور میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ کیا واقعی اس پریشر کا ان پر اثر پڑتا بھی ہے یا نہیں؟‘‘

وہ اس کی بات سے متفق دکھائی نہیں دے رہی تھی، ساری ایکسائٹمنٹ یک دم ہی ہوا ہوگئی، اسے سمجھ آ گیا تھا کہ جیف اس کے چینل کو استعمال کرنا چاہتا ہے۔

یہی وہ موقع تھا جب وہ مارتھا پر جذباتی وار کر سکتا تھا:

دیکھو تم بھی تو یہی چاہتی تھیں نا کہ ہماری ملٹری معصوم لوگوں کو قتل نہ کرے؟ تم خود سوچو! اگر ہم نے ان کا جہاز تباہ کیا تو کیا بدلے میں وہ کچھ نہیں کریں گے؟ یوں ایک اور جنگ کا آغاز ہوجائے گا جس میں ایک بار پھر عام شہری پسیں گے اور ہتھیاروں کا کھیل کھیلا جائے گا۔‘‘

مارتھا گہری سوچ میں پڑ گئی اور پھر آخر اس نے ہتھیار ڈالتے ہوئے اس خبر کو

شائع کرنے کی حامی بھر لی لیکن در حقیقت اس کے پیچھے وجہ کچھ اور تھی! وہ اب آئی بی سی کے ساتھ پہلے کی طرح مخلص نہیں رہی تھی، اسے اب چینل کی ریٹنگ سے بھی کوئی خاص فرق نہیں پڑتا تھا، وہ یہ جاب مجبوراً کر رہی تھی۔

ٹھیک ہے! میں تمہاری خاطر اس خبر کو شائع کروں گی لیکن مجھے اس کے لئے کوئی سورس چاہیئے ہوگی، آخر مجھے اتنی بڑی خبر کہاں سے معلوم ہوئی؟ کوئی تو ثبوت ہونا چاہیئے؟ تاکہ میں سیف سائیڈ پر رہ سکوں اور یہ دکھا سکوں کہ میرا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں بلکہ مجھ تک ایک خبر پہنچی ہے جسے میڈیا کے ذریعے منظرِ عام پر لانا میری پیشہ ورانہ ذمہ داری ہے۔''

مارتھا کی بات اپنی جگہ درست تھی، ایسا نہ کرنے کی صورت میں وہ مصیبت میں بھی پھنس سکتی تھی۔

ٹھیک ہے، تمہیں سورس میں دوں گا، سی آئی اے کے ایک لیک ڈاکومنٹ کی صورت میں، یوں کسی کا بھی نام نہیں آئے گا۔''

وہ اس کی بات سے متفق ہوگئی، اب اس کام کو کرنے کے لئے ان کے پاس وقت بہت کم بچا تھا۔

☆☆☆☆☆

اور یہ ہوگیا مکمل!'' اس نے فارم میں دیے گئے آخری سوال کو حل کرتے ہوئے پر جوش لہجے میں کہا:

میرا بھی تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔'' روحان نے اسکرین کی طرف سے نظریں ہٹائے بغیر جواب دیا:

دروازہ ناک ہوا اور فرزانہ بیگم گرما گرم پلاؤ لئے اندر داخل ہوئیں:

میرے بچوں کے امتحانات ختم ہونے کی خوشی میں!'' جبریل نے اٹھ کران کے ہاتھ سے ٹرے لی اور روحان نے شکریہ ادا کیا:

بہت شکریہ آنٹی! شدید بھوک لگ رہی تھی۔'' آج اس کی آنکھیں بھی جبریل کی طرح چمک رہی تھیں۔

چلو یہ لیپ ٹاپ چھوڑو اور کھانا کھاؤ، ابھی امتحان ختم ہوئے ہیں اور ابھی سے کام شروع کر دیا تم دونوں نے؟'' وہ فکرمند لہجے میں بولیں اور ان دونوں کو تاکید کرتے ہوئے واپس لوٹ گئیں۔

چلو یار پہلے کچھ پیٹ پوجا کرلیں؟'' جبریل اب دونوں کی پلیٹ میں پلاؤ نکال رہا تھا۔

ہاں بالکل! ایک تو زبردست بھوک اوپر سے آنٹی کے ہاتھ کا مزیدار پلاؤ!'' یہ کہہ کر اس نے آخری نگاہ اپنے فارم پر ڈالی اور جبریل کے ساتھ کھانے پر ٹوٹ پڑا۔

☆☆☆☆☆

آج ویک اینڈ تھا اور آفس سے چھٹی تھی لیکن آج بھی اس کی دیر تک سونے کی حسرت پوری نہ ہوسکی تھی، صبح ہی صبح مائیک ضروری ڈاکومنٹس کے ساتھ پہنچ چکا تھا، اسے اپنے منصوبے سے آگاہ کرنے کے بعد انہوں نے مل کر ایک لیک ڈاکومنٹ کی کاپی نکالی، اس رپورٹ کے مطابق امریکن نیوی کا عمل دخل عربین سی کے اطراف میں دیکھا جاسکتا تھا، اس ڈاکومنٹ میں انہوں نے کسی بھی چیز کا واضح ثبوت پیش نہیں کیا تھا بلکہ صرف شک کی بنیاد پر سرسری سی رپورٹ تیار کی تھی کیونکہ ان کا مقصد اس

وقت دفاعی اداروں سے پنگا لینا نہیں بلکہ اس حادثے کو رونما ہونے سے بچانا تھا۔

چند گھنٹوں بعد وہ اس کام سے فارغ ہوئے اور رپورٹ مارتھا کے گھر پہنچا دی، اب باقی کا کام اس کا تھا کہ وہ اس خبر کو کتنے مرچ مسالے لگا کر پیش کرتی ہے اور وہ جانتا تھا کہ مارتھا اس کام میں ایکسپرٹ ہے، اب وہ بے فکر ہو کر شام کو ہونے والی ملاقات کی تیاریوں میں مصروف ہو گیا۔

اسے آج گریس کے ڈیڈ سے ملاقات کے لئے ان کے گھر جانا تھا، ان کا نام وسٹن براؤن تھا اور وہ ''Hoplology'' کے ایکسپرٹ تھے جس میں ہتھیاروں کی اسٹڈی کی جاتی ہے، انہوں نے واشنگٹن کی مشہور یونی ورسٹی میں کئی سال پروفیسر کی ڈیوٹی سرانجام دی تھی، ان کی تدریسی صلاحیتوں سے کافی طلبہ مستفید ہوئے تھے، پھر ان کا ٹرانسفر شکاگو کی ایک مشہور ''Weapon'' کمپنی میں کر دیا گیا جہاں اس وقت وہ ''Cheif Hoplologist'' کی پوسٹ پر موجود تھے، گریس کو بھی DI میں جاب ان کے تعلقات کی بنا پر ہی ملی تھی۔

اس کے لئے یہ ملاقات صرف پروفیشنلی نہیں بلکہ ''ذاتی'' طور پر بھی کافی اہمیت رکھتی تھی، اتنے سالوں میں یہ اس کی پہلی ملاقات تھی جو اس کے ڈیڈ سے ہونے جا رہی تھی اور اسے اس بات کا پورا یقین تھا کہ ''پہلا تاثر ہی آخری تاثر ہوتا ہے''، سو وہ اچھے سے تیار ہو کر جانا چاہتا تھا۔

الماری سے نئے کپڑے نکالنے کے بعد وہ فریش ہونے باتھ روم میں گھس گیا، کچھ دیر بعد وہ باہر نکلا اور ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے ایک ایک بال کو جیل کی مدد سے سیٹ کرنے لگا، آج سے پہلے اس نے چہرے پر کبھی کوئی چیز نہیں لگائی تھی

کیونکہ اس کا رنگ قدرتی گورا تھا اور چہرے پر بے پناہ کشش تھی لیکن نہ جانے آج کیوں اسے اپنا دودھیا رنگ بھی پھیکا پڑتا محسوس ہو رہا تھا اور کشش تو جیسے کہیں غائب ہو کر رہ گئی تھی! شاید اس کی زندگی کے حالات اس کے حسن پر بھی حاوی ہونے لگے تھے، یہ سوچ کر اس نے دل ہی دل میں ڈی آئی کو کئی ''خوبصورت خطابات'' سے نوازا اور پاؤڈر پف اٹھا کر چہرے پر ملنے لگا۔ پرفیوم کی نئی بوتل اپنے اوپر خالی کرنے کے بعد اس نے آخری نگاہ شیشے پر ڈالی:

پرفیکٹ!''

اپنے آپ کو سراہتے ہوئے اس نے چابیوں کا گچھا ٹیبل سے اٹھایا اور تیزی سے باہر نکل گیا، آج وہ کسی بھی قیمت پر لیٹ نہیں ہونا چاہتا تھا۔

☆☆☆☆☆

بیل کی آواز پر گریس نے دروازہ کھولا اور سامنے ایک وجیہہ شخص کو کھڑا دیکھ کر حیران رہ گئی، اسے یوں تیار دیکھ کر وہ خاموش نہ رہ سکی اور ایک ہی سانس میں کئی سوال کر ڈالے:

تم؟ سب خیریت؟ یہاں سے کہیں اور بھی جانا تھا؟''

اسی لمحے جیف کو احساس ہوا کہ شاید وہ ضرورت سے زیادہ ہی پرجوش ہو گیا تھا یا پھر وہ آفس اتنے بدنما حلیہ میں آتا تھا کہ گریس کو اس سے ایسی کوئی توقع ہی نہیں تھی!

وہ۔۔۔ہاں۔۔۔۔وہ شام کو ایک دوست کے ساتھ کسی تقریب میں جانا تھا۔''

اپنی شرمندگی کو چھپاتے ہوئے اس نے فوری طور پر بات بنائی۔

کیا میں اندر آجاؤں؟'' وہ جو ٹکٹکی باندھے اسے دیکھ رہی تھی، گڑبڑا کر ایک

طرف کو ہوگئی۔

اس نے عام سا ڈھیلا ڈھالا لباس پہن رکھا تھا، بی بی پنک ٹراؤزر اور اس پر ڈھیلی سی فل آستین شرٹ، بال جوڑے میں مقید تھے جن میں سے چند لٹیں نکل کر ماتھے پر گر رہی تھیں، گال پر خشک آٹا لگا ہوا تھا، یقیناً وہ اس کے آنے سے پہلے کچن میں کام کر رہی تھی۔ آفس کے مقابلے میں آج وہ کافی رف حلیہ میں موجود تھی لیکن پھر بھی نہ جانے کیوں خوبصورت لگ رہی تھی!

آر یو شیور!'' اس نے قریب سے گزرتے ہوئے ایک بار پھر اس کی رضامندی چاہی۔

ہوں، تم پوچھ لو ڈیڈ سے جو پوچھنا چاہتے ہو۔'' اس نے آہستگی سے سر ہلاتے ہوئے کہا:

چند لمحوں بعد وہ دونوں ڈرائنگ روم میں موجود تھے جہاں اس کے ڈیڈ بیٹھے کسی اخبار کا مطالعہ کر رہے تھے، اسے دیکھتے ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور آگے بڑھ کر مصافحہ کیا، وسٹن سے مل کر وہ کافی حیران ہوا، اس کی توقع کے برعکس وہ ایک فٹ فاٹ، ہینڈسم انسان تھے۔

صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس نے ایک تفصیلی نگاہ ان پر ڈالی، انہوں نے گرے رنگ کی پینٹ کے ساتھ سفید ٹی شرٹ پہن رکھی تھی، ٹی شرٹ کے اوپر گرے رنگ کی ایک مشہور برینڈ ''Paul Smith'' کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی، پاؤں میں برینڈڈ جوتے تھے اور ہاتھ میں ریسٹ واچ بندھی ہوئی تھی، یہ گھڑی کافی پرکشش تھی جس میں گھڑی کی سوئیوں کی جگہ گنز بنی ہوئی تھیں، ان کے حلیے سے ان کے اسٹیٹس اور

چوائس کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا تھا، اسے آج معلوم ہوا تھا کہ گریس اپنے ڈیڈ سے کافی مشابہت رکھتی ہے۔

ابتدائی باتوں اور چائے کے تبادلے کے دوران اسے احساس ہوا کہ اس کے ڈیڈ نہ صرف ہیڈسم ہیں بلکہ ایک خوش مزاج انسان بھی ہیں۔

گریس کے منہ سے تمہارا ذکر کافی مرتبہ سنا ہے، یونی ورسٹی کے زمانے سے دونوں ساتھ ہو!'' کسی بات پر ہنستے ہوئے انہوں نے کہا:

کیا وہ واقعی میرا ذکر کرتی ہے؟'' یہ سوچ کر ہی جیسے اس کا دل باغ باغ ہو گیا!

درست فرمایا آپ نے، میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آپ کی بیٹی کو مجھ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا ہوگا، حتیٰ کہ آپ بھی نہیں!''

اس کی بات پر وہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑے اور گریس کی طرف دیکھتے ہوئے معنی خیز انداز میں بولے:

گریس! پھر تو تمہیں کچھ سوچنا چاہیئے۔''

اس بات پر اس کا دل زور سے دھڑکا اور اس نے بے اختیار گریس کی طرف دیکھا۔

اوہ کم آن ڈیڈ! ہم صرف دوست ہیں۔'' اس کے جواب پر جیف کا دل بجھ سا گیا، کیا وہ واقعی اسے صرف دوست سمجھتی تھی؟

ادھر ادھر کی باتوں کے دوران وہ آہستہ آہستہ مدعے کی طرف بڑھنے لگا:

آج کل آپ شکاگو میں کیا کام کر رہے ہیں؟''

فی الحال ہم ایک نئی قسم کی ٹیکنالوجی پر کام کر رہے ہیں جو کسی بھی انسان کو کم سے

کم وقت میں ’’Hypnotize‘‘ کر سکے۔‘‘ وہ بولے:

میرا خیال ہے کہ ہم دفاعی ہتھیاروں میں کچھ زیادہ ہی آگے نکل گئے ہیں، شاید ’’دفاع‘‘ کرنے سے بھی زیادہ آگے!‘‘ جیف کے اس جملے کے پیچھے کا مفہوم سمجھنے سے وہ قاصر تھے سو بس سر ہلانے پر اکتفا کیا۔

ایک سوال پوچھوں، اگر آپ کی اجازت ہو تو؟‘‘ کچھ لمحوں کے توقف کے بعد وہ بولا:

ہاں ہاں، کیوں نہیں!‘‘ انہوں نے خوش دلی سے اجازت دی جس سے اسے مزید کچھ ہمت ملی۔

بیک ٹیل کیا ہے؟ اور آپ اس کمپنی کے بارے میں کتنا جانتے ہیں؟‘‘ سوال کافی غیر متوقع تھا، چند لمحے دماغ پر زور دینے کے بعد وہ بولے:

بیک ٹیل امریکہ کی سب سے بڑی کنسٹریکشن کمپنی ہے جس کا ہیڈ کوارٹر ورجینیا میں ہے، یہ حکومت کے لئے مختلف کام سر انجام دے رہی ہے۔‘‘

کیا آپ مجھے مزید کچھ تفصیل بتا سکتے ہیں کہ یہ حکومت کے لئے کس نوعیت کا کام کر رہی ہے؟ خاص طور پر ’’Weapon‘‘ انڈسٹری میں اس کا کیا عمل دخل ہے؟‘‘ اس نے مزید کریدنا چاہا:

میں زیادہ تو نہیں جانتا لیکن اس کمپنی نے اپنے کام کا آغاز ریلوے لائن سے کیا تھا، آہستہ آہستہ اس نے ملک بھر میں ہائی وے، روڈز، بلڈنگیں، پائپ لائنز اور پل تعمیر کرنا شروع کر دئے، پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اسے یو ایس گورنمنٹ کی طرف سے ہائیڈرو الیکٹرک پاور کا پروجیکٹ دیا گیا جسے اس نے بخوبی مکمل کیا۔‘‘ وہ سانس

لینے کور کے:

ورلڈ وار 2 کے دوران اس کمپنی کو ساٹھ بڑے نیوی شپس بنانے کا کام سونپا گیا اور اسی جنگ کے دوران بیک ٹیل نے ''Los Alamos'' لیبارٹری قائم کی۔''

لاس الیماس کے نام پر وہ بری طرح چونکا!

یہ تو وہی لیبارٹری ہے جہاں ''Robert Oppenheimer'' نے پہلا نیوکلیئر بم تیار کیا تھا اور اسی لیبارٹری میں ورلڈ وار ۲ کے دوران جاپان پر پھینکے جانے والے دو بم ''Little boy or fat man'' بھی تیار کئے گئے تھے؟''

جیف کی بات پر انہوں نے اثبات میں سر ہلایا، اس کے دماغ میں تیزی سے ایڈن جیمز کی باتیں گھومنے لگیں:

کیا اس کمپنی کا نیوکلیئر ہتھیار بنانے سے کوئی اور گہرا تعلق بھی ہے؟''

اس سوال پر وسٹن نے ایک گہری نگاہ اس کے الجھے چہرے پر ڈالی، وہ سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ آخر جیف اس کمپنی کے متعلق کیوں پوچھ رہا ہے؟

جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے ورلڈ وار 2 کے بعد اس کمپنی نے یو ایس کے لئے پہلا نیوکلیئر پاور پلانٹ قائم کیا تھا، آسان الفاظ میں یوں سمجھ لو کہ جو طریقہ کار نیوکلیئر پاور پلانٹ کا ایندھن بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے وہی طریقہ نیوکلیئر بم کے لئے دھماکہ خیز مواد بنانے میں بھی استعمال ہوتا ہے، نیوکلیئر بم بنانے کے لئے سب سے اہم چیز ''Enrich Uranium'' ہے اور ''Plutonium'' کو دوبارہ زیرِ عمل لانے کی صلاحیت ہے، جو ملک اس کام میں مہارت حاصل کر لیتا ہے وہ نیوکلیئر بم تیار کر سکتا ہے۔''

جیف نے ایک نگاہ سامنے بیٹھی گریس کے چہرے پر ڈالی پھر وسٹن کی طرف دیکھتے ہوئے بولا:

اس کا مطلب یہ ہوا کہ نیوکلیئر ہتھیار بنانے کی پہلی اینٹ اس کمپنی کی بدولت رکھی گئی تھی۔''

بالکل! لیکن کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم آخر کیا جاننا چاہتے ہو؟ اور یہ سارے سوالات کیوں پوچھ رہے ہو؟'' اب کی بار انہوں نے قدرے سنجیدگی سے پوچھا:

اسی لمحے اس نے اپنے بیگ سے ایک خاکی لفافہ نکالا اور اس میں موجود تصویریں سامنے رکھی ٹیبل پر بچھا دیں۔

کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ آخر اس کے پیچھے کیا کہانی ہے؟''

ٹیبل پر بکھری تصویروں کو دیکھ کر وہ اپنی جگہ دنگ رہ گئے، ان تصویروں کے درمیان ایک غیر شائع شدہ آرٹیکل بھی موجود تھا جس کی مین ہیڈ لائن سرخ رنگ سے جگمگا رہی تھی:

''سی آئی اے ڈائریکٹر کی بدنام زمانہ ''Arm trafficer'' فرانسسکو سے پانامہ میں خفیہ ملاقات!''

یہ۔۔۔۔یہ تصویریں تم لوگوں کو کہاں سے ملیں؟'' وسٹن نے حیرت سے سر اٹھا کر پوچھا:

میرے کچھ ذرائع ہیں جہاں سے ملی ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ آخر سی آئی اے ڈائریکٹر نے اس شخص سے کیوں ملاقات کی جو خود سی آئی اے کو پچھلے پانچ سالوں سے مطلوب ہے؟ آپ یقیناً جانتے ہوں گے کہ فرانسسکو دنیا کا سب سے بڑا اسلحہ اسمگلر

ہے جس نے شدید تباہی لانے والے ہتھیار امریکہ سے اسمگل کروا کے مڈل ایسٹ اور یورپ میں بیچے ہیں اور انہی ہتھیاروں کو جنگوں میں استعمال کر کے لاکھوں معصوم لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارا گیا ہے لیکن اگر اس تصویر پر غور کیا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ باہمی رضامندی سے کیا جارہا ہے، ایسے میں بیک ٹیل کی کہانی کہیں نہ کہیں فٹ بیٹھتی دکھائی دے رہی ہے!''

اپنی بات مکمل کر کے وہ اب ان کے چہرے کے تاثرات پڑھنے کی کوشش کررہا تھا جہاں اب گہری سنجیدگی کے ساتھ ماتھے پر شکنیں بھی چھا چکی تھیں۔

اس سب کے دوران وہ خاموش بیٹھی کبھی جیف کی طرف دیکھ رہی تھی تو کبھی ڈیڈ کی طرف!

بالآخر انہوں نے لب کھولے اور ان دونوں سے بیک وقت مخاطب ہوتے ہوئے کہا:

جیف، گریس! مجھے ابھی بتاؤ کہ یہ سب کچھ کیا چل رہا ہے؟ تم لوگوں کو اندازہ ہے کہ تم لوگ کتنی بڑی مصیبت میں پھنسنے والے ہو؟''

ایک لمحے کے لئے ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر سب کچھ بتا دینے کا فیصلہ کرلیا۔

☆☆☆☆☆

رات کا نہ جانے کون سا پہر تھا، وہ قرآن کی تلاوت میں مصروف تھا کہ یک دم اسٹڈی ٹیبل پر رکھا اس کا فون بجا، کوئی میسج تھا جو اسے اس پہر موصول ہوا تھا، تلاوت مکمل کرنے کے بعد اس نے مصحف کو شیلف میں رکھا اور موبائل فون کے قریب آیا،

مسیج کسی انجان نمبر کی طرف سے آیا تھا، اس نے ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھایا اور ان باکس کھولا، وہاں ایک ویڈیو موجود تھی، چند سیکنڈز بعد ویڈیو اسکرین پر پلے ہو چکی تھی۔

جیسے جیسے وہ ویڈیو کو دیکھتا گیا ویسے ویسے اس آنکھیں حیرت سے کھلتی چلی گئیں۔

☆☆☆☆☆

سر ہم اس کہانی کو فالو کر رہے ہیں۔'' اس نے اپنے بیگ سے کارڈ بورڈ نکالتے ہوئے ان کے ہاتھ میں تھما دیا، یہ وہی بورڈ تھا جس پر اول سے آخر تک ہونے والے تمام واقعات درج تھے۔

شروع سے آخر تک اسے پڑھنے کے بعد انہوں نے سر اٹھایا اور شدید فکر مندی سے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا:

یہ تم لوگ کیا کر رہے ہو؟ جانتے بھی ہو کہ اس کا انجام کیا ہو سکتا ہے؟''

اس سوال کے جواب میں وہ بے خوفی سے بولا:

مجھے انجام کی پرواہ نہیں ہے، میں حقیقت جاننا چاہتا ہوں، اس کی شروعات کامبیٹ میں وائرس ڈالنے سے ہوئی اور یہ بیک ٹیل نامی کمپنی پر آ کر رک گئی ہے، مجھے یقین ہے کہ بہت جلد یہ کہانی مکمل ہونے والی ہے، میں ان تمام پزلز کے ٹکڑوں کو جوڑ کر حتمی نتیجے تک پہنچنا چاہتا ہوں۔''

تمہیں انجام کی پرواہ کیوں نہیں ہے جیف؟ اگر اس کہانی کے بارے میں کسی کو بھنک بھی پڑ گئی تو ساری زندگی کے لئے جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈال دیے جاؤ گے یا پھر ملک سے غداری کے نام پر قتل کر دیے جاؤ گے۔''

اگلے ہی لمحے انہوں نے گریس کی طرف دیکھتے ہوئے سختی سے پوچھا:

تم نے اسے روکا نہیں؟''

ڈیڈ۔۔۔۔۔۔میں جیف کے ساتھ ہوں، وہ ٹھیک کہہ رہا ہے، اس راز نے اب تک کئی لوگوں کی جانیں لی ہیں اور اب اسے منظرِ عام پر آجانا چاہیئے، میں نہیں چاہتی کہ اب مزید کسی کی جان ضائع ہو، کیا واقعی ہم لوگ دوغلے اور دغاباز ہیں اور ہماری ہیومن رائٹس کی تمام پالیسیاں جھوٹی ہیں؟''اس کا لہجہ بھی جیف کی طرح جذباتی تھا، انہوں نے ایک نگاہِ تاسف ان دونوں پر ڈالی اور سر جھٹکا، وہ جان گئے تھے کہ انہیں سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں!

یہ بات ایک حقیقت ہے کہ اس وقت امریکہ دنیا کا سب سے بڑا اسلحہ سپلائی کرنے والا ملک ہے، ان کمپنیوں کے مطابق یہ ہتھیار انسانی جانوں کی حفاظت کے لئے بنائے جارہے ہیں لیکن درحقیقت یہی ہتھیار ہمارے سب سے بڑے دشمن ہیں۔''

وہ سانس لینے کو رکے، پھر دوبارہ گویا ہوئے:

جیسا کہ جیف نے کہا کہ ہم دفاعی ہتھیاروں کو بنانے میں ''دفاع'' کرنے سے بھی زیادہ آگے نکل چکے ہیں، یہ اسلحہ امن اور سلامتی کے نام پر پوری دنیا کو بیچا جارہا ہے، پھر اسی اسلحہ کی بنیاد پر دوملکوں کے درمیان جنگ کروائی جاتی ہے جس کے بعد بالواسطہ طور پر امریکی کمپنیاں دونوں طرف اسلحہ سپلائی کرتی ہیں اور اسی اسلحہ سے عام شہریوں کی جانیں ضائع ہوتی ہیں اور پھر ہم میڈیا پر بیٹھ کر human رائٹس کی بات کرتے ہیں، یہ ہماری دوغلی پالیسی کا اصل چہرہ ہے!''

ان کے لہجے میں شدید دکھ تھا، جیسے کافی عرصے سے یہ باتیں وہ اپنے اندر

دباۓ بیٹھے تھے، وہ ان کی باتوں پر کچھ الجھ گیا، اپنی الجھن کو دور کرنے کے لئے اس نے سوال کیا:

پھر آپ کیوں ایسے لوگوں کے ساتھ کام کرتے ہیں سر؟ جب آپ کو معلوم ہے کہ یہ تمام ہتھیار غلط جگہ استعمال ہو رہے ہیں تو آپ انہیں چھوڑ کیوں نہیں دیتے؟''

جیف کے اس سوال پر ان کی گردن جیسے جھک سی گئی، وہ شکست خوردہ لہجے میں بولے:

میرے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں، کیا انہیں معلوم نہیں تھا کہ جو شخص یہاں بیس، تیس سال کام کرے گا اسے ان کی گھناؤنی پالیسیوں کا پتہ چل جائے گا؟ اسی وجہ سے وہ جاب دیتے وقت آپ کو ایسے معاہدوں میں جکڑ دیتے ہیں کہ آپ ان کے ہاتھوں کی کٹھ پتلی بن کے رہ جاتے ہیں، پھر اگر آپ کی آنکھیں حقیقت دیکھ بھی رہی ہوں تو انہیں زبردستی بند کرنا پڑتا ہے یا پھر تسلیاں دے کر ضمیر کو سلانا پڑتا ہے۔''

ان دونوں کا سر بھی جھک چکا تھا کیونکہ وہ بھی کسی نہ کسی طرح اس گھٹیا نظام میں حصے دار تھے، انہیں خاموش دیکھ کر وہ بولے:

بچو! انسان کسی نہ کسی طرح ایک دوسرے کی تباہی میں حصے دار ہیں، اگر براہ راست نہ بھی ہوں تو بالواسطہ طور پر ہر شخص دوسرے کی تباہی کا ذمہ دار ضرور ہے۔''

وہ اس وقت سوچ رہا تھا کہ نہ جانے ان دفاعی اداروں میں کام کرنے والے کتنے ہی ملازمین ہیں جو یہ جانتے تک نہیں ہیں کہ وہ دفاع کے لئے نہیں بلکہ اپنے ہی جیسے انسانوں کی نسل کشی کے لئے استعمال ہو رہے ہیں!

اب تم لوگ اس کہانی کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو؟'' چند لمحوں بعد انہوں نے

پوچھا:

ہم پوری حقیقت سے واقف ہوجانے کے بعد اس کہانی کو دنیا کے سامنے لانا چاہتے ہیں تا کہ وہ لوگ جو اس ایجنڈے کے پیچھے موجود ہیں، وہ بےنقاب ہوسکیں۔''

اس بار جواب گریس نے دیا:

اور اپنی حفاظت کے بارے میں تم لوگوں نے کیا سوچا ہے؟ کیونکہ یہ سب اتنا آسان نہیں ہے، سی آئی اے کو حقیقت کا پتہ لگانے میں صرف چند دن لگیں گے۔''

آپ فکر نہ کریں، میں کوئی نہ کوئی راستہ ڈھونڈ لوں گا۔'' جیف نے انہیں یقین دلاتے ہوئے کہا جس پر انہوں نے ہلکا سا سر ہلا دیا، وہ پہلے کی نسبت کچھ مطمئن دکھائی دے رہے تھے۔

اور تم مجھ سے کیا مدد چاہتے ہو؟''

کیا آپ مجھے یہ معلوم کر کے بتا سکتے ہیں کہ آخر سی آئی اے ڈائریکٹر فرانسسکو سے کیوں ملا تھا؟ اور ان کے درمیان کیا ڈیل ہوئی ہے؟'' اس نے اپنے دماغ میں چلتا سب سے اہم مدعا ان کے سامنے رکھتے ہوئے کہا:

یہ کام تو بہت مشکل ہے لیکن میں اپنے تمام تعلقات استعمال کر کے اس کہانی کا پتہ لگانے کی پوری کوشش کروں گا تب تک تم لوگوں کو بہت احتیاط سے کام لینا ہوگا، ذراسی بھی اونچ نیچ ایک بہت بڑی مصیبت کا باعث بن سکتی ہے۔''

وسٹن نے انہیں سختی سے تاکید کی جس پر ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کھانے کا وقت ہو چکا تھا، گریس صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی اور کچن کا رخ کرلیا ،وہ دونوں اب ادھر ادھر کی باتوں میں مشغول ہو گئے تھے۔

☆☆☆☆☆

آج سب دوست شہریار کے گھر جمع تھے، یونی ورسٹی کے اختتام نے ان سب کو اکھٹا کر دیا تھا، آج سے پہلے وہ ایک دوسرے کے اچھے کلاس میٹس تھے لیکن اب وہ ایک دوسرے کے بہترین دوست بن چکے تھے۔

ڈگری ختم ہونے کے بعد ہر ایک نے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنا تھا، اسی سلسلے میں وہ آج شہریار کے گھر جمع تھے۔ اس کے ابا بھی روحان کے ابا کی طرح گورنمنٹ آفیسر تھے لیکن ان کا گریڈ کافی اونچا تھا، ان کے پاس چند سرکاری نوکریاں آئی ہوئی تھیں اور وہ سب اسی سلسلے میں جمع تھے۔

ان دونوں نے اپنے استنبول والے منصوبے کے بارے میں فی الحال کسی کو نہیں بتایا تھا، بس خاموشی سے اپروول آنے کا انتظار کر رہے تھے اور اپنی چند بچی ہوئی چھٹیاں انجوائے کر رہے تھے۔

کھانے پینے اور ہنسی مذاق کے دوران یک دم روحان نے سنجیدگی سے انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا:

دوستو! مجھے تم لوگوں کو کچھ دکھانا ہے۔"

وہ سب اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

ہاں دکھاؤ، کیا دکھانا ہے؟" احمد نے تجسس سے پوچھا:

کل رات مجھے ایک ویڈیو موصول ہوئی ہے جسے دیکھ کر میں حیران رہ گیا، یہ دیکھو!"

اسی کے ساتھ اس نے اپنے فون پر ویڈیو پلے کر کے ان کی طرف بڑھا دیا، وہ

سب اب اس کے فون پر جھکے ویڈیو دیکھ رہے تھے۔

''یہ لاہور کی مشہور یونی ورسٹی میں پرسوں رات کو ہونے والے ''Bonfire'' کی ویڈیو تھی جس میں سینئر اساتذہ اور طلبہ کا ایک گروپ گول دائرہ بنائے بیٹھا تھا، درمیان میں بون فائر کی آگ جل رہی تھی جس کے شعلے ہوا میں بلند ہو رہے تھے، قابلِ اعتراض نقطہ یہ تھا کہ ان سب کے ہاتھوں میں شراب کی بوتلیں تھیں، یہ کوئی عام اساتذہ نہیں تھے بلکہ ان میں سے اکثر کافی مشہور تھے، اسلامی جمہوریہ پاکستان میں تعلیم کی آڑ میں جو کچھ ہو رہا تھا وہ شدید مذمت کے قابل تھا۔''

میں اس لڑکے کو جانتا ہوں، یہ مشہور ٹک ٹاکر ہے، اس کا کانٹینٹ کافی آزاد خیال ہے۔'' شہریار نے اس کلپ میں موجود ایک لڑکے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:

یہ سب کچھ ہماری سوچ سے بھی زیادہ برا ہے جو تعلیمی اداروں میں ہو رہا ہے۔''

جبریل حیرت سے بھرپور لہجے میں بولا: حالانکہ وہ خود ان مافیاز کو قریب سے جانتا تھا لیکن اس کے لئے حیران کن بات یہ تھی کہ اس سب میں اساتذہ بھی برابر کے شریک تھے۔

تمہیں یہ ویڈیو کس نے بھیجی ہے؟'' یک دم شہزاد نے پوچھا:

اسی یونی ورسٹی کے ایک طالب علم نے جو بون فائر کے وقت موجود تھا، اس نے چپکے سے یہ ویڈیو بنائی تھی۔ ساتھ ہی روحان نے اس کے میسجز دکھائے۔

لیکن اس نے یہ ویڈیو تمہیں کیوں بھیجی؟'' حماد نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے پوچھا:

کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ میں اسے اپنے پیج سے وائرل کروں اور جس طرح میں

نے کانسرٹ پر احتجاج کیا تھا اس طرح میں یونی ورسٹیز میں ڈرگرز کی بڑھتی ہوئی سپلائی اور اساتذہ کے اسے سپورٹ کرنے پر بھی آواز اٹھاؤں۔‘‘

جبریل نے نہ جانے کیوں نگاہیں چرالیں؟ شاید وہ آج تک خود کو معاف نہیں کر سکا تھا لیکن وہ بھی دل سے چاہتا تھا کہ یہ مافیا بےنقاب ہو۔

یہ تو بہت اچھا آئیڈیا ہے روحان! لوگ تمہیں سننا چاہتے ہیں اور تمہارے ذریعہ ان چیزوں کے خلاف آواز اٹھانا چاہتے ہیں جس پر وہ خود بات نہیں کر سکتے، تم لوگوں کی آواز بن سکتے ہو!‘‘ احمد اس بات سے کافی پرجوش دکھائی دے رہا تھا۔

میرے پاس تمہارے لئے ایک مشورہ ہے۔‘‘ جبریل کی بات پر وہ سب اس کی طرف متوجہ ہوئے اور سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگے:

روحان! تمہیں اب اپنا ایک سوشل میڈیا پیج بنانا چاہیے، تم دن بہ دن مشہور ہوتے جارہے ہو لیکن تمہارے پرائیویٹ اکاؤنٹ کی وجہ سے عوام تم تک رسائی نہیں حاصل کر پا رہے، تم اپنے پیج کو پبلک کردو اور پھر اس قسم کے مافیاز کو بےنقاب کرو، عوام تمہارے ساتھ کھڑے ہوں گے اور ان سماجی برائیوں کو ایک بریک لگے گا۔‘‘

باقی سب نے بھی جبریل کی بات کی تائید کی اور اصرار کرنا شروع کردیا:

تمہارا ابھی تو یہی خواب تھا نا کہ تم معاشرے سے ان برائیوں کو ختم کرو، اب اللہ تعالیٰ نے تمہیں خود اس کا موقع دیا ہے۔‘‘ جبریل نے دوبارہ اسے ابھارنے کی کوشش کی، بالآخر اس نے سب کے اصرار پر حامی بھر لی۔

ٹھیک ہے، میں یہ کام ضرور کروں گا!‘‘

یہ سنتے ہی شہریار نے اس کے ہاتھ سے فون لیا اور بولا:

چلو پھر آج ہی اس کا پیچ بناتے ہیں۔''

☆☆☆☆☆

وہ رات کو کافی دیر سے گھر لوٹا تھا، گریس کے ڈیڈ سے پہلی ملاقات کافی اچھی رہی تھی، کھانا کھانے کے بعد بھی وہ کافی دیر ملکی مسائل پر باتیں کرتے رہے تھے، اسے آج ہتھیار سازی کے بارے میں کافی نئی باتیں معلوم ہوئی تھیں جس کے بعد وہ اندازہ لگا سکتا تھا کہ یہ خونی کاروبار بے حد منافع بخش بن چکا ہے، خاص طور پر اسمگلنگ کے ذریعے یورپ اور مڈل ایسٹ میں پہنچائے جانے والے خفیہ ہتھیار کھربوں ڈالرز میں بک رہے ہیں۔

گریس نے اس کے دوست کی تقریب کے بارے میں پوچھا تھا جس پر اس نے بہانہ کر دیا تھا کہ وہ اگلے ہفتے تک ملتوی ہوگئی ہے، جواب میں وہ دھیما سا مسکرائی تھی، ایسا لگتا تھا کہ اسے پہلے سے ہی معلوم تھا کہ وہ خاص ڈیڈ سے ملنے کے لئے اتنا تیار ہو کر آیا ہے۔

اس نے محسوس کیا تھا کہ وسٹن ان دونوں کے لئے کافی فکرمند بھی ہیں، خاص طور پر گریس کے لئے لیکن اس کے باوجود انھوں نے مدد کی حامی بھر لی تھی۔

ویک اینڈ اپنے اختتام کو پہنچ چکا تھا اور آج پیر کی صبح تھی، سات بج چکے تھے اور وہ ابھی تک گہری نیند سویا ہوا تھا، بیڈ پر رکھا موبائل فون مستقل بج رہا تھا، رنگ ٹون کی آواز سے آہستہ آہستہ اس کی نیند میں خلل پیدا ہونا شروع ہوا، پانچویں بیل پر اس نے اپنی ایک آنکھ کھولی اور بستر میں ہاتھ مار کر موبائل ڈھونڈنے لگا، چند لمحوں بعد موبائل اس کے ہاتھ میں آ گیا، اسی کے ساتھ اس نے موبائل کان سے لگاتے ہوئے

خمار زدہ آواز میں کہا:

ہیلو!''

کہاں تھے تم؟ فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے؟ آخر کون سا نشہ کر کے سوتے ہو؟'' دوسری طرف سے گریس کی غصے سے بھری آواز گونجی، کل رات والا میٹھا لہجہ کہیں غائب ہو چکا تھا اور وہ پھر شیرنی کی طرح دھاڑ رہی تھی۔

کیا ہو گیا ہے یار؟ تمہیں معلوم تو ہے کہ میں رات کو کتنا لیٹ گھر پہنچا تھا، سونے دو!'' یہ کہہ کر وہ فون رکھنے لگا، اس نے بھی ارادہ کر لیا کہ آج وہ گریس کے غصے کو کسی خاطر میں نہیں لائے گا۔

اپنی آنکھیں کھولو اور جلدی سے آئی بی سی کا نیوز چینل دیکھو!'' آگے بھی گریس تھی، کاٹ دار لہجے میں بولی:

کوئی اور موقع ہوتا تو وہ فون رکھ دیتا لیکن آئی بی سی کا نام سنتے ہی اس کی دوسری آنکھ بھی کھل چکی تھی۔

کال پر رہنا!'' اسے ہدایت کرتے ہی اس نے یوٹیوب کھولا، چند لمحوں بعد وہ دیکھ رہا تھا کہ مارتھا نے اپنا کام بخوبی سرانجام دے دیا ہے۔

''ہم اپنے ناظرین کو اطلاع دینا چاہتے ہیں کہ چند گھنٹوں پہلے ہمیں سی آئی اے کا ایک لیک ڈاکومنٹ اپنے ذرائع سے موصول ہوا ہے جس کے مطابق یہ پتہ چلا ہے کہ امریکن نیوی ایران کے بحری جہاز پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، یہ جہاز شام کی طرف سامان منتقلی کی غرض سے جا رہا ہے اور اس وقت اپنی منزل کے عین وسط میں پہنچ چکا ہے، جسے آج شام عربین سی کے نزدیک حملہ کر کے تباہ کرنے کا منصوبہ بنایا گیا

ہے، اس ڈاکومنٹ کے مطابق یہ جہاز اسلحے سے لدا ہوا ہے جسے شام میں موجود ایرانی تنظیم تک پہنچایا جارہا ہے لیکن یہ الزام صرف شک کی بنیاد پر لگایا گیا ہے، اس کا کوئی واضح ثبوت نہیں ہے، اس حملے کے بعد دونوں ممالک کے درمیان جنگی صورت حال پیدا ہونے کا شدید خدشہ لاحق ہو چکا ہے۔''

صبح ہی صبح اس مسالے دار خبر کو سن کر اسے مزہ آ گیا اور بے اختیار منہ سے نکلا:

شاباش مارتھا!''

یک دم اسے گریس کا خیال آیا:

ہیلو!'' دوسری طرف سے فوراً جواب آیا:

تم نے دیکھا ؟ انہیں یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟ میں حیران ہوں کہ کامب۔۔۔۔۔۔۔

شش۔۔۔۔ میں آفس آ کر بات کرتا ہوں۔'' اس سے پہلے کہ وہ جذباتی ہو کر فون کال پر سب کچھ کہہ جاتی اور چند گھنٹوں میں وہ لوگ جیل کی سلاخوں کے پیچھے موجود ہوتے، اس نے تیزی سے گریس کی بات کاٹی۔

نینداب مکمل طور پر اڑ چکی تھی، وہ بستر سے اٹھا اور کپڑے تبدیل کرنے واش روم گھس گیا۔

☆☆☆☆☆

سارے دن کی محنت کے بعد بالآخر وہ روحان کا پیج بنانے میں کامیاب ہو گئے تھے، انہوں نے اسے انسٹا گرام کے تمام مشہور ولاگرز کے ساتھ شیئر کر دیا تھا، دیکھتے ہی دیکھتے اس کے اکاؤنٹ کو دس ہزار لوگوں نے فالو کر لیا تھا حالانکہ ابھی وہاں کوئی

کانٹینٹ موجود نہیں تھا۔ انہیں اب صحیح معنوں میں روحان کی مشہوری کا اندازہ ہو رہا تھا۔

تمہیں پتہ ہے ان دس ہزار فالورز تک پہنچنے میں کتنا وقت اور محنت درکار ہوتی ہے؟'' احمد حیرت سے پھٹی آنکھوں سے ان فالورز کو دیکھتے ہوئے بولا:

مجھے تو پورا ایقین ہے کہ ہم جلد ہی پچاس ہزار فالورز تک پہنچ جائیں گے۔''

جبریل نے اس کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے پرجوش انداز میں کہا لیکن وہ تو کسی اور ہی دنیا میں کھویا ہوا تھا۔

ہمیں وہ ویڈیو کب اور کیسے لیک کرنی چاہیئے؟'' نہ جانے کیوں اسے اپنے کندھوں پر ذمہ داری کا ایک بوجھ بڑھتا محسوس ہو رہا تھا!

ہم وہ ویڈیو ایسے ہی اپلوڈ نہیں کریں گے، پہلے ہم تمہاری ایک احتجاجی ویڈیو ریکارڈ کریں گے، پھر ایڈیٹنگ کر کے ان دونوں ویڈیوز کو جوڑیں گے اور پھر اسے اپلوڈ کر کے اپنی کیمپین چلائیں گے۔'' شہزاد نے اپنا دماغ لڑاتے ہوئے مشورہ دیا جسے باقی سب نے بے حد پسند کیا۔

لیکن میں یہ سب کچھ کیسے کروں گا؟'' وہ اپنی ہی فکر میں ڈوبا ہوئے بولا:

میرے دوست! تم نے صرف ایک تگڑا سا اسکرپٹ تیار کرنا ہے، باقی کا کام ہم پر چھوڑ دو۔'' احمد کی بات پر اسے کچھ تسلی ہوئی۔

کل کا دن بہت اہم ہے، ہمارا دوست باقاعدہ طور پر ان مافیاز کے خلاف کھڑا ہونے جا رہا ہے اور ہم اپنے دوست کے ساتھ ہیں۔'' فیصل کی اس بات پر باقی سب نے بھی پرجوش ہو کر اس کی حوصلہ افزائی کی، یوں آج کی بیٹھک برخواست ہوئی اور

سب اپنے اپنے گھروں کو جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

☆☆☆☆☆

مارتھا! گریٹ شاٹ، ماننا پڑے گا تمہیں!'' وہ سب اس وقت آئی بی سی کے آفس میں جمع تھے اور نیکوئیل تمام اسٹاف کے سامنے اسے سراہ رہا تھا۔

ہماری یہ نیوز ملین ویوز کراس کرنے والی ہے۔'' وہ خوشی سے بھرپور لہجے میں بولی:

اور تمہاری ترقی کل سے پکی سمجھو، کمال کا کام کیا ہے، کیا خبر لائی ہو!'' وہ آج کافی دنوں بعد بے حد خوش دکھائی دے رہا تھا۔

شیمپین ہو جائے؟'' اسٹاف کے ایک ممبر نے دو گلاس ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جسے ان دونوں نے مسکراتے ہوئے تھام لیا۔

ایک رپورٹر جیولین لنکن نے تمام اسٹاف ممبرز کو مخاطب کر کے آج کی رپورٹ دینا شروع کی:

جب سے ہم نے ویب سائٹ پر آرٹیکل پوسٹ کیا ہے اس پر تیزی سے کمنٹس آنا شروع ہو گئے ہیں، ہر طرف '' Conspiracy '' تھیوریز گردش کر رہی ہیں، لوگ کہہ رہے ہیں کہ انہیں حکومتی سرگرمیاں کافی عرصے سے مشکوک دکھائی دے رہی ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ اور دفاعی ادارے عوام سے حقیقت چھپا رہے ہیں، آخر عراق کے بعد اب شام پر حملہ کر کے ہمیں کیا حاصل ہوگا؟ امریکہ امن اور سلامتی کی علامت ہے، آخر کیوں ہم اپنی ہی پالیسیوں کے خلاف جانا چاہتے ہیں؟''

اگر یہ نیوز سارا دن اسی طرح ٹاپ ٹرینڈنگ پر رہی تو ہمیں لاکھوں ڈالرز کا فائدہ

ہونے والا ہے۔'' نیکوئیل اپنے کاروباری دماغ کو تیزی سے دوڑاتے ہوئے کیلکولیشنز کرنے لگا۔

تم بےفکر رہو، یہ سارا دن ٹاپ ٹرینڈنگ پر ہی رہے گی۔'' مارتھا نے گردن اکڑا کر اعتماد سے کہا اور ایک بار پھر اپنی توجہ اسکرین کی جانب مبذول کر لی جہاں ہر لمحے ویورز کی تعداد بڑھتی دکھائی دے رہی تھی۔

☆☆☆☆☆

وہ آفس کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا، اسے دیکھتے ہی گریس تیزی سے اس کی طرف لپکی اور بےیقینی سے بولی:

مائیک نے ہمیں بتایا کہ یہ تمہارا پلین تھا؟''

ہاں! وہ میں نے کل مارتھا کو اس خبر کو شائع کرنے کے لئے کہا تھا، ہم دونوں نے مل کر لیک ڈاکومنٹ تیار کئے اور اسے بھجوا دیے۔'' اس نے عام سے انداز میں جواب دیا، آرتھر بھی اسے حیرت سے دیکھنے لگا:

یہ ایک بڑا رسک تھا، اگر وہ اس ڈاکومنٹ کو ہمارے خلاف استعمال کر لیتی تو پتہ ہے کیا ہوتا؟ تم نے ایسا رسک کیوں لیا؟''

میں نہیں چاہتا تھا کہ مزید کسی بھی قسم کی تباہی ہو، پہلے ہی ہمارے ہاتھوں پر کئی معصوم لوگوں کا خون لگا ہو ہے، اس حملے کے بعد باقاعدہ ایک اور جنگ کا آغاز ہو جاتا۔''

گریس نے اس رحم دلی پر اسے گھورا!

اور جو سی آئی اے کے ہاتھوں ہمارا خون ہو جاتا وہ؟ کم از تم مجھے تو بتا سکتے

تھے؟؟ ڈیڈ نے پہلے ہی کہا تھا کہ ان معاملات میں کسی پر بھروسہ کرنا ٹھیک نہیں ہے اور مارتھا کے بارے میں ہم سب جانتے ہیں کہ اسے صرف اپنی ریٹنگ سے مطلب ہے۔''

ڈیڈ؟'' آرتھر نے ابرو اچکا کر پوچھا:

ہاں! کل میں گریس کے ڈیڈ سے ملا تھا، وہ شکاگو کی ''Weapon'' کمپنی میں کام کرتے ہیں، تفصیل بعد میں بتاؤں گا اور میں نے جو کچھ کیا وہ سوچ سمجھ کر کیا ہے، مارتھا پر کس معاملے میں بھروسہ کرنا ہے اور کس میں نہیں، وہ میں اچھی طرح جانتا ہوں، ڈونٹ وری!'' اس نے بیک وقت ان دونوں کو جواب دیا اور مائیک کی طرف بڑھ گیا۔

تمہیں آج سارا دن بیٹ کام پر نظر رکھنی ہے، کسی بھی قسم کا بیک اپ موصول ہو تو فوراً مجھے بتا دینا، میں ذرا ڈی آئی کا کچھ ضروری کام نمٹا لوں۔'' اسے تاکید کرنے کے بعد وہ اپنے کمپیوٹر کے سامنے آ کر بیٹھ گیا، ڈیڈ لائنز سر پر تھیں اور کافی زیادہ کام پینڈنگ تھا جسے اس نے مکمل کر کے دینا تھا۔

گریس اور آتھر بھی خاموشی سے اپنی اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گئے اور اپنے کام میں مصروف ہو گئے، یہ شخص ان دونوں کی سمجھ سے باہر ہوتا جا رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

شہریار کے گھر سے اسے لوٹتے ہوئے مغرب ہو چکی تھی، رات کا کھانا کھانے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آ گیا، آج صبح تک اس کے دماغ میں کچھ بھی نہیں تھا لیکن اس وقت اس کے دماغ میں ہزاروں خیالات چل رہے تھے۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ اس

کے اس قدم پر کیسا ردعمل آئے گا؟ اس کی باتوں کو سنجیدہ لیا بھی جائے گا ؟ کیا وہ واقعی انسانیت کے لئے یوں بھلائی کا ذریعہ بن سکتا ہے؟ اور وہ جو ہمیشہ سے اس معاشرے کو بدلنا چاہتا تھا کیا واقعی اسے بدل سکے گا؟ اسی کشمکش کے دوران اسے جبریل کا خیال آیا، بالآخر تھک ہار کر اس نے اپنا موبائل فون اٹھایا اور جبریل کا نمبر ڈائل کر دیا، تیسری بیل پر کال اٹھالی گئی۔

کیسے ہو میرے دوست!'' جبریل کی خوش باش سی آواز اس کے کانوں میں گونجی!

ٹھیک ہوں، بس کچھ الجھا ہوا ہوں۔'' وہ تھکن زدہ لہجے میں بولا اور بستر پر ڈھیر ہو گیا۔

کیوں کیا ہوا ہے؟'' دوسری طرف سے ہلکی سی فکر کے ساتھ پوچھا گیا:

میں خوش بھی ہوں، پرجوش بھی ہوں، کنفیوز ڈ بھی ہوں اور نروس بھی!'' اس نے اپنے دماغ میں چلتی تمام کیفیات کو بیان کرنے کی کوشش کی، اس کی بات پر وہ دھیما سا مسکرایا اور بولا:

سائیکولوجی کہتی ہے کہ انسان ایک وقت میں اتنے جذبات محسوس نہیں کر سکتا ہے، اگر وہ کر رہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ انسان نہیں بلکہ کوئی خلائی مخلوق ہے۔''

اسے جبریل کے اس فلسفے پر غصہ چڑھنے لگا۔

کون سی سائیکولوجی ایسا کہتی ہے؟ تمہاری بنائی ہوئی ؟''

دوسری طرف سے ایک زوردار قہقہہ بلند ہوا جس پر وہ مزید تپ گیا۔

میں یہاں سنجیدہ ہوں اور تم میرا مذاق اڑا رہے ہو؟''

اچھا اچھا بھائی معاف کریں ہمیں اور اپنا مسئلہ بتائیں، آپ کے دماغ میں کس قسم کے سوالات چل رہے ہیں؟'' اب کی بار اس نے پیشہ ورانہ ڈاکٹروں کے انداز میں پوچھا اور اسے سننے لگا:

میں ہمیشہ سے چاہتا تھا کہ اس نظام کو بدلنے کی کوشش کروں، ہر طرف موجود بے ایمانی، فحاشی اور عریانی پر آواز اٹھاؤں، خاص طور پر تعلیمی نظام کی پستیوں پر بات کروں، اب جب مجھے موقع مل رہا ہے تو میں اسے ضائع نہیں کرنا چاہتا، ہم نے چار سال یونی ورسٹی میں گزارے ہیں اور وہاں تعلیم کے سوا سب کچھ دیکھا ہے، جو کچھ ان اداروں میں ہو رہا ہے اس پر بات کرنے کی شدید ضرورت ہے لیکن کیا یہ ٹھیک رہے گا؟''

اس کے خاموش ہونے پر جبریل نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا:

تمہیں کسی چیز کا خوف ہے کیا؟''

اس کے سوال پر نہ جانے کیوں اس کے دماغ میں فیصل اور پروفیسر سلمان رشدی کی تصویر ابھری جس کا ذکر آج تک اس نے کسی سے نہیں کیا تھا۔

نہیں! خوف تو نہیں ہے بس ایک دھڑکا ہے!'' وہ آہستگی سے بولا:

کیسا دھڑکا؟'' اس نے مزید کریدنا چاہا:

کہیں لوگ ہمارے خلاف نہ ہو جائیں؟''

ان کے خلاف ہونے سے کیا ہوگا؟ تم اب مشہور ہو گئے ہو اور تمہارے ساتھ عوام کی ہمدردیاں شامل ہیں، وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔''

جبریل کے اس جواب پر بھی اسے تسلی نہ ہوئی:

لیکن کیا عوام میرا ساتھ دیں گے؟ میری اس کیمپین کا حصہ بننا پسند کریں گے؟''

ضرور دیں گے، دیکھو روحان! میں تمہیں شروع سے کہتا آیا ہوں کہ اس معاشرے میں اگر برے لوگ موجود ہیں تو اچھے لوگ بھی ہیں، بس انہیں سمجھ نہیں آتا کہ وہ برائی کے خلاف آواز کیسے اٹھائیں؟ لیکن جب کوئی ان کی آواز بننا چاہے گا تو یہ کیوں اس شخص کا ساتھ نہیں دیں گے؟ ویسے بھی یہ قوم رہنما کے پیچھے ہی چلنا چاہتی ہے، جب تک اسے کوئی لیڈر نہیں ملتا یہ خود سے آواز نہیں اٹھاتی ہے۔'' وہ سانس لینے کو رکا، پھر دوبارہ گویا ہوا:

اس کہانی کا دوسرا رخ بھی ہے کہ اگر تم سچائی پر بات کرنا چاہتے ہو تو تمہیں کچھ لوگوں کی طرف سے نفرت بھی ملے گی، گالیاں بھی سننی پڑیں گی اور دھمکیاں بھی ملیں گی، اب یہ فیصلہ تمہیں کرنا ہوگا کہ کیا تم یہ سب کچھ برداشت کر کے ڈٹے رہ سکتے ہو؟''
اب کی بار اس نے سنجیدگی سے پوچھا:

وہ اب بستر سے اٹھ کر کھڑکی کی چوکھٹ پر آ کر بیٹھ چکا تھا، باہر چودھویں کا چاند اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا، چند لمحے ان دونوں کے درمیان خاموشی چھائی رہی، پھر وہ چاند کو تکتے ہوئے مضبوط لہجے میں بولا:

ہاں! میں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ میرے راستے میں جو بھی تکلیفیں آئیں گی، میں اسے برداشت کروں گا۔''

جبریل اس کی بات پر وہ مسکرادیا۔

اور میں اس سفر میں ہمیشہ کی طرح تمہارے ساتھ ہوں، اب تم اپنے دماغ کو خدشات سے خالی کر کے اسکرپٹ لکھنے بیٹھو، کل کا دن کافی اہم ہے۔''

یہ کہہ کر اس نے فون رکھ دیا، چاند کو ہنوز تکتے ہوئے اس نے اپنے رب کا شکر ادا کیا جس نے اسے ایک اچھے دوست سے نوازا تھا، کبھی کبھی وہ سوچتا تھا کہ ہر انسان کی زندگی میں ایک ''ہارون'' ضرور ہونا چاہئے جو مشکل کے وقت صرف اپنے ہونے کا احساس دلا کر ہمت بندھا سکے، بے شک انسان نے اپنے حصے کی جنگیں خود ہی لڑنا ہوتی ہیں لیکن ہارون کے ساتھ موجود ہونے پر شاید تنہائی کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

اس خبر کو لگے ابھی چند گھنٹے ہی گزر رہے تھے کہ حکومتی اداروں کی طرف سے یہ بیانیہ جاری کر دیا گیا کہ'' آئی بی سی کی طرف سے شائع کردہ خبر جھوٹی ہے، ہم اس قسم کی کسی بھی سرگرمی میں ملوث نہیں ہیں بلکہ ہم ایسی دہشت گردی کی سخت مذمت کرتے ہیں، ان کے پاس اپنی بات کو ثابت کرنے کے لئے کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ہے، بہتر ہے کہ آئی بی سی اس فیک پروپیگنڈے کو فروغ دینا بند کرے اور دونوں ممالک کے درمیان چپقلش پیدا کرنے سے گریز کرے ورنہ سخت سے سخت کاروائی کی جائے گی۔''

اسی کے ساتھ ہر جگہ سے یہ نیوز ہٹنا شروع ہوگئی، نیکوئیل ریٹنگ گرنے پر بہت افسردہ تھا، اسے ان حکومتی اداروں پر شدید غصہ آ رہا تھا جنہوں نے جھوٹی اسٹیٹمنٹ دے کر اس کی روزی پر لات ماری تھی۔ اس سب کے درمیان ایک ''مارتھا'' تھی جسے نہ ریٹنگ بڑھنے سے کوئی فرق پڑ رہا تھا اور نہ ہی اس کے گھٹنے سے، وہ پہلے کی طرح آئی بی سی کے ساتھ مخلص نہیں تھی۔ جیف اس کے کام سے بہت خوش تھا اور فی الحال اس کا مقصد جیف کا اعتماد حاصل کرنا تھا تاکہ وہ اس کے ذریعے اپنے باقی

مفادات بھی پورے کر سکے۔

دوسری طرف بیٹ کام کے مطابق تمام لوکیشنز سے ٹارگٹ کو ہٹا دیا گیا تھا اور ایک بڑا حادثہ رونما ہونے سے پہلے ہی ختم ہوگیا تھا، وہ جانتے تھے کہ اب دفاعی ادارے ایک طویل مدت تک اس قسم کے حملے کرنے سے گریز کریں گے کیونکہ فی الحال وہ پوری دنیا کی نظروں میں آچکے ہیں، یہ سوچ کر ہی اس کی روح کو سکون مل رہا تھا کہ اس وقت اوپر بیٹھے تمام افسران کی حالت کیسی ہوگی اور وہ کیا محسوس کر رہے ہوں گے؟

افسران جو بھی محسوس کریں لیکن وہ آج دل سے خوش تھا، پہلی بار وہ اس خونی کھیل کو روکنے میں کوئی کردار ادا کر سکا تھا، اب اس کی کوشش تھی کہ وہ جلد سے جلد پزلز کے تمام ٹکڑوں کو جوڑ کر اس کہانی کو پوری دنیا کے سامنے بے نقاب کر سکے لیکن ابھی عشق کے امتحان اور بھی تھے۔

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں
تہی زندگی سے نہیں یہ فضائیں
یہاں سینکڑوں کارواں اور بھی ہیں

☆☆☆☆☆

شام کے ۷ بج رہے تھے اور سورج غروب ہو چکا تھا، تمام ملازمین اپنے اپنے گھروں کو جا چکے تھے، آفس تقریباً خالی ہو چکا تھا، سوائے اکا دکا لوگوں کے جو اپنا کام سمیٹ کر جانے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ مارتھا اس وقت اپنے کیبن میں بیٹھی کسی اہم

خبر کے اوپر کام کر رہی تھی جسے کل صبح کے بلیٹن کا حصہ بننا تھا۔

''امریکہ کے چوالیس شہروں میں شہریوں کو گن اپنے ساتھ رکھنے کی اجازت دے دی گئی تھی اور اس کے لئے کوئی سخت قانون بھی موجود نہیں تھا، گنز اور دوسرے لیز رہتھیاروں کے عام دستیاب ہونے کے باعث اس سال پچاس ہزار قتل کے کیس ریکارڈ کئے گئے تھے جن میں خودکشی کے بھی کئی ہزار کیسز شامل تھے، نوجوانوں میں بڑھتا اشتعال ہر ایک کی جان کے لئے خطرہ تھا، اگر اس کی وجوہات پر نظر ڈالی جائے تو شدید Voilence کو پروموٹ کرنے والی موویز سرفہرست تھیں، ایک دوسرے پر کیا جانے والے تشدد گلیمرائز کر کے دکھایا جا رہا تھا، اس بڑھتی تباہی کو مدنظر رکھتے ہوئے امریکہ کے کئی بڑے نیوز چینلز کل احتجاجی کیمپین چلا رہے تھے جس میں ہتھیاروں کے استعمال کے لئے سخت سے سخت قانون بنانے پر زور دیا جائے گا، آئی بی سی بھی اس کیمپین کا حصہ تھا۔

بلیٹن تیار کرنے کے بعد وہ اسے ترتیب دینے میں مصروف تھی کہ یک دم اس کا فون بج اٹھا، اس نے چونک کر گھڑی میں وقت دیکھا، آٹھ بجنے والے تھے، مام کا خیال آتے ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈیسک سے فون اٹھایا اور اسکرین پر ایک نگاہ ڈالی جہاں ''PRIVATE'' لکھا جگمگا رہا تھا، یک دم اس کے چہرے پر پھیلا تناؤ کہیں غائب ہو گیا اور اب وہاں گہری مسکراہٹ تھی۔

لگتا ہے ایک اور بڑا موقع ہاتھ لگنے والا ہے۔'' یہ سوچ کر اس نے فون اٹھالیا۔

یہ اسی جاسوس کا فون تھا جس کی وجہ سے اس کی قسمت کی چابی کھلی تھی اور شاید اب دوبارہ کھلنے والی تھی، اپنے اطراف میں ایک نگاہ دوڑانے کے بعد اس نے محتاط

انداز میں کہا:

ہیلو!''

دوسری طرف سے معنی خیز لہجے میں کہا گیا:

امید ہے مس مارتھا! آپ نے کل کا بلیٹن تیار کرلیا ہوگا۔''اس کے پہلے ہی جملے نے مارتھا کو بری طرح چونکا دیا، اپنی حیرت کو بمشکل چھپاتے ہوئے اس نے پوچھا:

تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں خبر تیار کر رہی ہوں؟''

ظاہر سی بات ہے کہ میں نے ایک رپورٹر کو فون ملایا ہے اور رپورٹرز خبریں لکھنے کے سوا اور کیا کر سکتے ہیں؟''

اس نے بڑی صفائی سے بات گھمائی تھی لیکن وہ کریدے بغیر نہ رہ سکی:

پھر بھی؟ یہ آفس ٹائمنگز تو نہیں ہے؟ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں کہاں ہوں؟ کیا تم میرا پیچھا کر رہے ہو؟''

میں جتنا دور بیٹھا ہوا ہوں، یہاں سے خود تو تمہارا پیچھا نہیں کرسکتا البتہ میرے ہاتھ قانون کے جتنے لمبے ہیں'

پہلی بار اس نے مارتھا کے کسی سوال کا اتنا طویل جواب دیا تھا، وہ اس کے لہجے کے اتار چڑھاؤ پر غور کر رہی تھی، آج اس کے لہجے میں پہلے والی اجنبیت نہیں تھی بلکہ وہ قدرے پرسکون لگ رہا تھا۔ نہ جانے کیوں اسے اس آدمی سے پہلی بار خوف محسوس ہوا، شاید نیکوئیل ٹھیک ہی کہتا تھا کہ وہ اپنی اس فطرت کی بدولت کسی بڑی مصیبت کا شکار نہ ہوجائے۔

تم کیا چاہتے ہو اور مجھے کیوں فون کیا؟''

مجھے وہ تصویر چاہئے!'' دوسری طرف سے اب کی بار قدرے سنجیدگی سے کہا گیا:

ک۔۔۔۔کون سی تصویر؟'' وہ چونکی!

وہی تصویر جو تمہارے دوست فرینکلن نے تمہیں لا کر دی تھی، جو سی آئی اے کے لئے کام کرتا ہے'' اس اطمینان سے کہے گئے جملے نے مارتھا کو اندر تک ہلا دیا، فرینکلن سے وہ ایک آفیشل گیدرنگ میں ملی تھی، وہیں پر اس نے دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا جسے فرینکلن نے بخوشی تھام لیا، جب ان دونوں کے درمیان بے تکلفی بڑھ گئی اور اسے یقین ہو گیا کہ وہ اب اس سے محبت کرنے لگا ہے تو اس نے فرینکلن سے سی آئی اے ڈائریکٹر کی جاسوسی کروائی اور یوں وہ پاناما میں فرانسسکو سے میٹنگ کی تصویر حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی لیکن یہ بات ہزاروں کلومیٹر دور بیٹھے اس شخص کو معلوم ہونا قطعاً ناممکن تھا۔

م۔۔۔میں نہیں جانتی کہ تم کون سی تصویر کی بات کر رہے ہو؟'' اس نے اٹک اٹک کر جملہ ادا کیا۔

ڈائریکٹر''Michael W Bush'' کی بدنام زمانہ آرم ٹریفیکر فرانسسکو سے پاناما میں ملاقات کی تصویر، سویٹ ہارٹ!'' وہ اسی پرسکون لہجے میں بولا:

مارتھا کے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہو چکے تھے، آج اسے یقین ہو گیا تھا کہ یہ جاسوس کوئی عام بندہ نہیں ہے۔

د۔۔۔دیکھو م۔۔۔۔۔۔میں نہیں جانتی اس بارے میں کچھ۔۔۔۔۔میں کسی مصیبت میں نہیں پڑنا چاہتی۔''

اسی کے ساتھ اس نے فون کاٹ دیا، دوسری طرف سے چند سیکنڈز بعد دوبارہ کال ملائی گئی، خوف کے مارے اس نے موبائل سوئچ آف کر کے پرس میں ڈال لیا۔

وہ ویڈیو شاید اتنی خطرناک نہیں تھی جتنی یہ تصویر! وہ جانتی تھی کہ اگر یہ تصویر غلط ہاتھوں میں پڑ گئی تو دنیا بھر میں امریکہ اور سی آئی اے کی شدید بدنامی ہوگی اور اگر سی آئی اے کو یہ معلوم ہو گیا کہ یہ تصویر اس کے ذریعے سے باہر نکلی ہے تو اس کی لاش کا ایک بھی ٹکڑا اس زمین پر نہیں ملے گا۔

پریشانی کے عالم میں اس نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر ڈیسک سے ٹکا لیا۔

☆☆☆☆☆

کیا تم تیار ہو؟'' جبریل نے کیمرہ سیٹ کرتے ہوئے بلند آواز میں پوچھا:

روحان نے انگوٹھا دکھا کر اشارہ کیا جس پر اس نے اپنی پوزیشن سنبھال لی۔

وہ اس وقت گھر کے قریب ایک پارک میں موجود تھے، ان دونوں کے ساتھ احمد، شہریار اور فیصل بھی موجود تھے جہاں وہ روحان کی پہلی ویڈیو ریکارڈ کرنے کے لئے بالکل تیار تھے۔

میں ٹھیک سے بول لوں گا نا؟'' اس نے آخری بار اسکرپٹ پر نگاہ دوڑاتے ہوئے کہا جو اس نے ساری رات بیٹھ کر تیار کیا تھا۔

کیوں پہلے ٹھیک سے نہیں بولا تھا؟ لیکن پھر بھی ویڈیو وائرل ہوگئی تھی، اب تو تم تیاری کر کے بول رہے ہو' تو سوچو ویڈیو کہاں تک جائے گی؟' شہریار کی بات پر باقی سب ہنس پڑے۔

چند لمحوں بعد جبریل نے دوبارہ اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا:

میں ریکارڈنگ آن کر رہا ہوں، تیار ہو جاؤ!''

اوکے!'' اس نے اللہ کا نام لیتے ہوئے اسکرپٹ فیصل کو پکڑایا اور کیمرے کے سامنے جا کر اپنی پوزیشن سنبھال لی۔

1,2,3 اسٹارٹ!'' اسی کے ساتھ اس نے بولنا شروع کر دیا:

'' میرے پیارے ساتھیو! میں روحان بن حیدر ایک بار پھر آپ لوگوں کے سامنے پاکستان کے تعلیمی نظام کا ایک نیا رخ لے کر حاضر ہوا ہوں، سب سے پہلے تو آپ یہ ویڈیو دیکھیں جو مجھے چند دنوں پہلے موصول ہوئی۔''

اسی کے ساتھ جبریل نے کٹ کیا۔

اب سیکنڈ سین شوٹ کرنا ہے، تیار ہو جاؤ!''

جبریل کے اشارہ کرنے پر اس نے دوبارہ بولنا شروع کیا:

جیسا کہ اس ویڈیو میں آپ لوگوں نے دیکھا کہ بون فائر کے نام پر اساتذہ یونی ورسٹی کے طلباء کے ساتھ مل کر شراب نوشی میں مصروف ہیں، ہمیں بچپن سے ہی سکھایا جاتا ہے کہ استاد روحانی والدین ہوتے ہیں، کیونکہ وہ ہماری روحانی تربیت کرتے ہیں لیکن جو طالب علم ان جیسے اساتذہ کی زیرِ نگرانی تربیت حاصل کر رہے ہیں کیا ان کی روح تباہ نہیں ہو رہی؟

آپ تمام والدین کے لئے اس بات پر یقین کرنا بے حد مشکل ہوگا کہ اساتذہ بھی اس بے حیائی کو فروغ دینے میں برابر کے شریک ہو سکتے ہیں! اپنے بچوں کو تعلیمی اداروں میں بھیج کر جس تربیت کی امید آپ لوگ رکھتے ہیں وہ تربیت اب ناپید ہو چکی

ہیں، محض چند کوڑیوں کے عوض آج ہمارے سر براہان بک چکے ہیں، میں ان مافیاز کے خلاف احتجاجی مہم چلانا چاہتا ہوں اور آپ سب سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، تعلیمی اداروں سے اس بے حیائی کو مٹانے کے لئے میری آواز بنیں۔"

جبریل کے ریکارڈنگ آف کرتے ہی وہ تمام دوست اس کی طرف تیزی سے لپکے:

کمال کر دیا روحان! تم نے تو مجھے بھی رلا دیا۔" فیصل اس کے گلے لگتے ہوئے بولا:

کیا اسکرپٹ لکھا تھا، زبردست!" شہریار نے ستائشی انداز میں کہا:

چلو اب بغیر کسی تاخیر کے اس ویڈیو کی ایڈیٹنگ کرتے ہیں اور اسے اپلوڈ کرتے ہیں۔" جبریل کے مشورے پر ان لوگوں نے اثبات میں سر ہلا دیا، اس کام میں احمد کافی مہارت رکھتا تھا سو وہ انہیں گائیڈ لائن دینے کھڑا ہو گیا۔

دو گھنٹے کی انتھک محنت کے بعد بالآخر وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے اور ویڈیو پیج پر اپلوڈ کر دی گئی۔

مجھے یقین ہے کہ یہ ویڈیو ملین ویوز کراس کرنے والی ہے۔" فیصل نے پر جوش لہجے میں کہا جس پر باقی سب مسکرا دیے۔

مغرب ہو چکی ہے، چلو اب گھر چلتے ہیں، کل صبح تک ہمارا دوست ملک بھر میں چھا چکا ہوگا۔" شہریار کی اس بات پر وہ سب ایک بار پھر مسکرا دیے۔

جبریل کے گھر سامان پہنچانے کے بعد وہ اپنے گھر کی طرف جانے والی گلی میں

مڑ گیا، تھوڑا دور چلنے کے بعد یک دم اسے احساس ہوا جیسے کوئی اس کا تعاقب کر رہا ہو، اس نے تیزی سے گردن گھمائی اور پیچھے کی طرف دیکھا لیکن یہاں دور دور تک کوئی نہیں تھا، وہ دوبارہ چلنے لگا، اس کا گھر اب چند قدموں کے فاصلے پر تھا، یک دم اسے پھر احساس ہوا جیسے کسی کی نگاہیں مستقل اس کے چہرے پر مرکوز ہوں، دوبارہ گردن موڑنے پر بھی اسے کوئی ذی روح دکھائی نہ دیا۔ بالآخر اسے اپنا وہم سمجھتے ہوئے وہ گھر کے اندر داخل ہو گیا۔

☆☆☆☆☆

ایک نئی صبح کا آغاز ہو چکا تھا اور وہ چاروں اس وقت اپنے آفس میں اکھٹے تھے، بیٹ کام کے ذریعے وہ پہلا مشن فیل کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن انہیں اس بات کا اچھی طرح اندازہ تھا کہ سی آئی اے بہت جلد ایک نئے منصوبے کے ساتھ تیار ہو گی کیونکہ انہیں شام پر حملہ کرنے کا کوئی نہ کوئی بہانہ تلاش کرنا ہے، اس کے لئے وہ کسی بھی حد تک جانے کو تیار ہیں، ان حالات کو دیکھتے ہوئے انہوں نے اپنی اس کہانی پر مزید تیزی سے کام شروع کر دیا تھا۔

اس وقت جیف کی کرسی کمرے کے عین درمیان میں رکھی ہوئی تھی اور وہ تینوں اس کے ارد گرد جمع تھے، اس نے آرتھر اور مائیک کو ایڈن جیمز کے بارے میں اول سے آخر تک سب کچھ بتا دیا تھا جسے سننے کے بعد وہ بے حد حیران تھے، البتہ اس نے مارتھا اور گریس کے ڈیڈ سے ہونے والی گفتگو کا ذکر ان سے نہیں کیا تھا، فی الحال وہ اسے راز ہی رکھنا چاہتا تھا۔''

تو تمہارے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اب ہمیں اس کمپنی کے بارے میں جاننا ہو گا

تبھی اس گتھی کو کسی طرح سلجھایا جا سکتا ہے؟'' مائیک نے دماغ پر زور دیتے ہوئے کہا جس پر جیف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

بالکل! میں بیک ٹیل کے بارے میں سب کچھ جاننا چاہتا ہوں، ہر وہ بات جس کا ہم پتہ لگا سکیں!''

سب سے پہلے ہم یہ پتہ لگانے کی کوشش کرتے ہیں کہ اس کمپنی کا سی آئی اے اور گورنمنٹ سے کتنا گہرا تعلق ہے؟'' گریس نے پہلی بار اس گفتگو میں حصہ لیا:

لیکن ہم یہ معلومات کہاں سے اکھٹی کریں گے؟'' آرتھر اس سب کے دوران کافی بے چین دکھائی دے رہا تھا، اس کا دماغ بری طرح الجھا ہوا تھا۔

مائیک اٹھا اور اپنے کمپیوٹر کے قریب آیا، اگلے ہی لمحے وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا، وہ سب اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

ہر کمپنی نے اپنا بیسک ڈیٹا اپنی ویب سائٹ پر اپلوڈ کیا ہوتا ہے، دیکھتے ہیں کہ بیک ٹیل کے بارے میں کیا معلومات انٹرنیٹ پر موجود ہیں؟''

یہ کہتے ہوئے اس نے تیزی سے کی بورڈ پر انگلیاں چلانا شروع کر دیں، چند سیکنڈز بعد اس کے کمپیوٹر پر بیک ٹیل سے متعلق ڈیٹا کھل چکا تھا، یک دم اس کی نگاہ اسکرین پر موجود پہلی سطر پر پڑی جو لال رنگ سے ہائیلائٹ کی گئی تھی، اسے پڑھ کر وہ چونکا، پھر ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولا:

Bechtel is a key contractor at US nuclear weapons laboratories.

اس کا مطلب نیوکلیئر ہتھیار بنانے والی تمام بڑی لیبارٹریز اسی کمپنی کے زیر

نگرانی ہیں۔'' گریس نے اپنا ہاتھ ماتھے پر مارااور حیرت سے بولی:

یہی نہیں بلکہ بیک ٹیل یورینیم کو لمبا عرصہ اسٹور کرنے کے لئے حکومت کو سہولیات بھی مہیا کر رہی ہے اور ہم سب جانتے ہیں کہ نیوکلیئر ہتھیار بنانے کا سب سے اہم عنصر''Enrich Uranium'' ہے جس کا سب سے بڑا ذخیرہ امریکہ کے پاس موجود ہے۔'' اسی کے ساتھ مائیک نے مزید کہا:

یہ نہ صرف امریکہ کے لئے نیوکلیئر ہتھیار کی سہولیات مہیا کر رہی ہے بلکہ امریکہ کے تمام اتحادی یعنی یورپی ممالک کے لئے بھی کام کر رہی ہے۔''

عجیب بات یہ ہے کہ ہم نے کبھی اس کمپنی کا نام بھی کسی سے نہیں سنا اور یہ اتنے بڑے کاموں میں ملوث ہے!'' وہ ابھی تک بے یقینی کی کیفیت میں تھی۔

ایسا صرف تب ممکن ہے جب اسے حکومت کی طرف سے مکمل سپورٹ حاصل ہو، مائیک ! کیا تم یہ معلوم کر سکتے ہو کہ اس کمپنی کے شیئر ہولڈرز کون کون لوگ ہیں؟'' جیف کی بات پر اس نے سر ہلایا اور کی بورڈ پر ایک بار پھر انگلیاں گھمانے لگا۔

چند لمحوں بعد سر اٹھاتے ہوئے بولا:

اس کمپنی کے شیئر ہولڈرز پچاس لوگ ہیں لیکن ان کی تفصیلات صرف اس کمپنی کے پاس موجود ہیں، ویب سائٹ پر کوئی ڈیٹا موجود نہیں ہے۔

اس کی بات سن کر وہ کسی گہری سوچ میں پڑ گیا!

اگر ہم یہ معلوم کر لیں کہ کن کن لوگوں کے شیئرز اس کمپنی میں موجود ہیں تو شاید ہمیں ربط جوڑنے میں آسانی ہو!''

گریس کی بات پر ان دونوں نے سر ہلایا، وہ سب اب جیف کی طرف دیکھ

رہے تھے جو کچھ سوچنے میں مصروف تھا، یک دم اس کے ذہن میں ایک خیال بجلی کی طرح کوندا اور اس نے مائیک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا:

تمہارے کچھ دوست تھے جو ایف بی آئی میں تمہارے ساتھ کام کرتے تھے؟ کیا ہم ان کی مدد سے شیئر ہولڈرز کی لسٹ نکلوا سکتے ہیں؟''

اوہ ہاں! تم ٹھیک کہہ رہے ہو، میں ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کرسکتا ہوں۔'' مائیک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا:

تم ان سے رابطہ کس طرح کرو گے؟ کیونکہ موبائل تو محفوظ نہیں ہے؟'' گریس نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے فکرمندی سے پوچھا، جس کے جواب میں مائیک نے اطمینان بھری مسکراہٹ کے ساتھ کہا:

ڈارک ویب!''

لیکن اس کے لئے بھی صحیح آئی پی ایڈرس معلوم ہونا چاہئے!'' آرتھر بھی اس گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے بولا:

جب ہم ایف بی آئی کے لئے کام کرتے تھے تو ہمارا ایک مواصلاتی (Communication) سسٹم تھا جو میرے سب سے قریبی دوست میکینیزی نے بنایا تھا، ہم اسی سسٹم کو استعمال کرکے ایک دوسرے کو اہم میسجز بھیجا کرتے تھے۔''

وہ انہیں بتانے کے ساتھ ہی کی بورڈ پر انگلیاں بھی چلا رہا تھا۔

تو کیا وہ کبھی پکڑ میں نہیں آ سکتا؟'' آرتھر نے مزید کریدا۔

نہیں کیونکہ وہ گمنام (Anonymous) ہوتا ہے، جسے نہ ٹریس کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ڈھونڈا جا سکتا ہے، ایک دوسرے سے رابطہ کرنے کے لئے ہمارے پاس

کچھ کوڈز ہیں جسے صرف ہم ہی جانتے ہیں۔'' مائیک نے اسکرین سے نظریں ہٹائے بغیر کہا:

کیا تم ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کرر ہے ہو؟'' جیف نے اس کے کمپیوٹر پر جھکتے ہوئے پوچھا:

ہاں! میں ایک ای میل لکھ رہا ہوں جس میں فوری طور پر مجھ سے رابطہ کرنے کی درخواست ہے، اگر دوسری طرف اب بھی یہ مواصلاتی نظام استعمال ہو رہا ہوگا تو مجھے جواب ضرور موصول ہوگا۔''

کچھ دیر بعد مائیک نے ای میل مکمل کی اور سینڈ کا بٹن دبا دیا، اب انہیں جواب کا بے صبری سے انتظار تھا۔

☆☆☆☆☆

ویڈیو صرف چوبیس گھنٹے میں ایک ملین ویوز کراس کر چکی تھی، لوگوں نے اس یونی ورسٹی کے خلاف شدید احتجاج شروع کر دیا تھا اور والدین ایڈمنسٹریشن کو اس بات پر مجبور کر رہے تھے کہ وہ ان تمام اساتذہ کو معطل کرے جنہوں نے تعلیم کی آڑ میں طلباء کی تربیت اور مستقبل کو داؤ پر لگا دیا ہے، ہر طرف ایک جنگ سی چھڑ چکی تھی جیسے لوگ غفلت کی نیند سے جاگ رہے ہوں، پاکستان میں پہلی بار اس گندے نظام کے خلاف آواز اٹھائی جا رہی تھی، والدین اپنے بچوں کو لے کر شدید فکر میں مبتلا تھے لیکن کبھی کبھی کچھ فکریں ضروری بھی ہوتی ہیں تا کہ آئندہ انسان اپنی آنکھیں کھلی رکھ کر کوئی قدم اٹھا سکے۔

روحان کو آج احساس ہوا تھا کہ جبریل بالکل ٹھیک کہتا ہے، ہمارے عوام کو ایک

لیڈر کی ضرورت ہے جس کے پیچھے وہ کھڑے ہوسکیں لیکن نہ جانے ہم ہمیشہ حق کے لئے بھی کسی اور کے پیچھے ہی کیوں کھڑے ہونا چاہتے ہیں؟

کمرے میں اس وقت مکمل اندھیرا چھایا ہوا تھا اور وہ گہری نیند سو رہا تھا، گھڑی رات کے بارہ بجا رہی تھی، یک دم اس کا موبائل فون بج اٹھا، گہری خاموشی میں فون کی آواز دور تک سنائی دے رہی تھی، آہستہ آہستہ اس کی نیند میں خلل پیدا ہونا شروع ہوا اور پانچویں بیل پر اس کی آنکھ کھل گئی، ہاتھ بڑھا کر اس نے سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھایا لیکن تب تک فون کٹ چکا تھا، یہ کوئی انجان نمبر تھا جس سے کال آئی تھی، موبائل سائیلنٹ پر کرنے کے بعد اس نے دوبارہ ٹیبل پر رکھنا چاہا لیکن اسی وقت دوبارہ کال آنے لگی، اب کی بار اس نے فون اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

ہیلو!'' آنکھوں کو مسلتے ہوئے اس نے خمار آلود لہجے میں کہا:

روحان بن حیدر، ہمارے ملک کا نیا ہیرو!'' دوسری طرف سے ایک بھاری آواز اس کے کانوں میں گونجی، لہجے میں طنز کی آمیزش تھی جسے اس نے فوراً محسوس کر لیا، نیند کا خمار ٹوٹ گیا اور اب کی بار اس نے قدرے محتاط لہجے میں پوچھا:

کون؟''

ڈون!'' اسی کے ساتھ ایک قہقہہ بلند ہوا، اس کے بدہنگم قہقہہ پر روحان کو اپنے سر میں ٹیسیں اٹھتی محسوس ہوئیں۔

اگر فضول باتیں کرنی ہیں تو میں فون رکھ رہا ہوں۔''

تمہیں مذاق لگ رہا ہے؟ لیکن میں تو واقعی ڈون ہوں، وہی ڈون جسے تم ہیرو بن کے بے نقاب کرنا چاہتے ہو!'' اب کی بار وہ چونکا!

کیا مطلب؟ کون ہو تم؟''

زوردار قہقہہ دوبارہ بلند ہوا۔

میں کون ہوں، یہ جاننے کے لئے تم ابھی بہت چھوٹے ہو، بس اتنا یاد رکھو کہ تم نے مکھیوں کے چھتے میں ہاتھ ڈال دیا ہے سو اب ڈنک کھانے کے لئے بھی تیار ہو جاؤ۔'' وہ شخص ایک لمحے کو رکا پھر دوبارہ بولا:

تم ساری زندگی بھی کوشش کرتے رہو تب بھی ہم تک نہیں پہنچ سکتے ہو کیونکہ یہ ایک ایسا جال ہے جس میں تم خود ہی الجھتے چلے جاؤ گے، اسی لئے باز آ جاؤ!''

اس دھمکی کے ساتھ ہی کال ڈسکنکٹ ہوگئی، روحان نے دوبارہ کال ملائی لیکن یہ نمبر اب کسی کے استعمال میں نہیں تھا، وہ حیران و پریشان کافی دیر فون ہاتھ میں پکڑے بیٹھا رہا۔

☆☆☆☆☆

مارتھا اس وقت اپنے کیبن میں موجود کسی فائل کو کھنگالنے میں مصروف تھی، اس واقعے کو دو دن گزر چکے تھے، اس دوران اس جاسوس کی طرف سے دوبارہ کوئی کال موصول نہیں ہوئی تھی لیکن وہ جانتی تھی کہ اس نے اتنی آسانی سے اس کا پیچھا نہیں چھوڑنا، اسے ہر لمحہ محسوس ہوتا تھا جیسے کسی کی گہری نگاہیں اس کے ہر ہر قدم پر جمی ہیں، اسے اتنا تو یقین ہو گیا تھا کہ وہ جاسوس کوئی عام بندہ نہیں ہے بلکہ اثر و رسوخ والا انسان ہے جس نے اس کے اوپر کڑی نظر رکھی ہے اور وہ اس کے ذریعے اپنے مفادات کو پورا کرنا چاہتا ہے، وہ جو بھی ہے اس کے ملک کا دشمن ہے، وہ خود کو کسی قیدی کی طرح محسوس کر رہی تھی اور اندر سے شدید خوف زدہ بھی تھی!

رنگ ٹون کی آواز پر وہ بری طرح چونکی، اگلے ہی لمحے اس کے ذہن میں اس جاسوس کا خیال آیا لیکن اسکرین پر نگاہ پڑتے ہی اس نے سکون کا سانس لیا، یہ جیف تھا۔

ہیلو!'' وہ تھکے ہوئے لہجے میں کہتے ہوئے کرسی پر ڈھیر ہوگئی۔

ہائے! کیا تم آج مل سکتی ہو؟''

وقت اور جگہ؟''

شام پانچ بجے، جارج لائبریری میں!''

ٹھیک ہے، پھر ملتے ہیں!'' اسی کے ساتھ اس نے فون رکھ دیا لیکن ذہن اب بھی الجھن کا شکار تھا۔

کیا مجھے جیف کو اس جاسوس کے بارے میں بتانا چاہئے؟ لیکن اگر اسے یہ معلوم ہوگیا کہ میں نے وہ ویڈیو اس کی یو ایس بی سے چرا کر بیچ دی تھی تو؟''

یہ خیال آتے ہی اسے مجبوراً اپنا ارادہ ترک کرنا پڑا، وہ اس وقت خود کو بہت تنہا محسوس کر رہی تھی، اپنے اس پورے کیریئر میں شاید وہ ایک بھی مخلص دوست بنانے میں کامیاب نہیں ہوسکی تھی، کبھی کبھی ہم زندگی کے اس اسٹیج پر پہنچ جاتے ہیں جہاں اپنی ہی غلطیوں کی بدولت کسی پر بھروسہ کرنے کے قابل نہیں رہتے، کاش! وہ اپنا یہ بوجھ کسی کے ساتھ بانٹ سکتی!''

☆☆☆☆☆

تو اس نمبر سے کال آئی تھی؟'' جبریل نے اس کے ہاتھ سے موبائل فون لیتے ہوئے پوچھا:

ہاں،کل رات سوا بارہ بجے!‘‘

وہ دونوں اس وقت روحان کے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے، وہ ساری رات عجیب سی فکر میں مبتلا رہا تھا، صبح ہوتے ہی اس نے جبریل کو فون کر کے اپنے گھر بلوا لیا تھا۔

تمہیں کیا لگتا ہے کہ یہ کون ہوسکتا ہے؟‘‘ اس نے نمبر کو بغور دیکھتے ہوئے پوچھا:

ہوسکتا ہے اسی یونی ورسٹی کا کوئی استاد ہو یا پھر مافیا کا کوئی بندہ بھی ہوسکتا ہے!‘‘ اس نے گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے کہا:

میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا کہ اس سفر میں تمہیں دھمکیاں بھی ملیں گی اور نفرت بھی لیکن اب تم نے کیا کرنے کا سوچا ہے؟‘‘ جبریل کے لہجے سے پریشانی صاف ظاہر تھی، وہ اپنے اکلوتے دوست کے لئے فکر مند تھا۔

اس ویڈیو پر اب تک ڈیڑھ ملین ویوز آچکے ہیں اور عوام میں تیزی سے اس چیز کا شعور پھیل رہا ہے کہ ہمارا تعلیمی نظام اندر سے بالکل ٹھیک نہیں ہے، والدین نے اپنے بچوں کو ایسے انسٹیٹیوٹ سے اٹھوانا شروع کر دیا ہے،اس کا مطلب یہ ہے کہ میری آواز کہیں نہ کہیں بہت گہرا اثر ڈال رہی ہے، اس وقت ہم ایک دھمکی سے ڈر کر اس ویڈیو کو ہٹا نہیں سکتے۔‘‘

رکنا بھی نہیں چاہئے،تم اپنا کام جاری رکھو، ہمارا خوف ان کی طاقت ہے اور جب ہم اپنے خوف کو دبا کر ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کھڑے ہوں گے تب ہی یہ لوگ باز آئیں گے۔‘‘

یک دم دروازہ ناک ہوا اور وہ دونوں چونکے! روزینہ بیگم ناشتہ لئے اندر داخل

ہوئیں، جبریل نے آگے بڑھ کرٹرے ان کے ہاتھ سے لے لی۔

لگتا ہے کافی سنجیدہ گفتگو چل رہی ہے؟''

نہیں امی جان! بس ویسے ہی مستقبل کے معاملات ڈسکس کررہے تھے۔''

روحان نے نظریں چراتے ہوئے کہا:

چلو پہلے ناشتہ کرلو پھر باقی باتیں کرلینا۔'' یہ کہہ کر وہ باہر چلی گئیں، ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر ناشتہ کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

☆☆☆☆☆

وہ آفس کے کام سے فارغ ہوکر شام پانچ بجے جارج لائبریری پہنچا، اندر داخل ہوتے ہی غیرارادی طور پر اس کے قدم ہال کی طرف بڑھ گئے، آج وہاں کسی اور نئے لکھاری کی کتاب کی نمائش لگی تھی، نزدیک ہی اسے ٹکٹ کاؤنٹر دکھائی دے گیا، وہ وہیں چلا آیا۔

ایڈن جیمز کی کتاب کس وقت نشر کی جاتی ہے؟'' اس نے کاؤنٹر پر کھڑی ایک دبلی پتلی لڑکی کو انگریزی میں مخاطب کرکے پوچھا:

ویٹ سر!'' اسی کے ساتھ وہ لسٹ چیک کرنے لگی، چند لمحوں بعد اس نے جیف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا:

سوری سر! ان کا اسٹوری ویک ختم ہو چکا ہے اور وہ نیو یارک واپس لوٹ گئے ہیں، کیا میں آپ کی کوئی اور مدد کرسکتی ہوں؟''

شکریہ ادا کرنے کے بعد وہ ہال سے باہر آگیا، اسی دوران اسے مارتھا اپنی طرف آتی دکھائی دی، قریب پہنچ کر اس نے اپنی مخصوص شوخ آواز میں کہا:

ہائے سویٹ ہارٹ ! کہاں گھوم رہے تھے؟''

بس ویسے ہی، تمہارا انتظار کررہا تھا، چلو آؤ بیٹھتے ہیں۔'' یہ کہہ کر اس نے خالی ٹیبل کی طرف اشارہ کیا۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں ایک ایک کتاب اٹھائے چیئر کھینچتے ہوئے بیٹھ گئے، ان کے چاروں اطراف بلند و بالا شیلف موجود تھے جہاں اس وقت اکا دکا لوگ کتابیں کھنگالنے میں مصروف دکھائی دے رہے تھے، مارتھا آج بھی ان دونوں کے لئے کافی لائی تھی، اس نے شکریہ کہہ کر کافی کا کپ اس کے ہاتھ سے لیا اور ایک گھونٹ بھرنے کے بعد بولا:

میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔'' ساتھ ہی اس کی گہری نگاہیں مارتھا کے چہرے کا تعاقب کررہی تھیں۔

ہاں پوچھو!'' وہ مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ بولی لیکن آج اس کی مسکراہٹ قدرے پھیکی سی محسوس ہورہی تھی، جیسے وہ زبردستی مسکرارہی ہو، اس بات کو نظرانداز کرتے ہوئے وہ اصل مدعے کی طرف آیا۔

کیا تم نے کبھی بیک ٹیل کا نام سنا ہے؟ جو امریکہ کی سب سے بڑی کنسٹرکشن کمپنی ہے؟''

جیف کے سوال پر اس نے ایک لمحے کے لئے ذہن پر زور دیا پھر پرجوش لہجے میں بولی:

اوہ ہاں! جو'' Warren A. Bechtel'' کی کمپنی ہے اور اس وقت امریکہ کے کئی اہم پراجیکٹس میں شراکت دار ہے'' اس کی بات پر وہ سیدھا ہو کر بیٹھ

گیا:

بالکل! کیا تم بیک ٹیل کے بارے میں کچھ جانتی ہو؟‘‘

جیف کے سوال پر اس نے اثبات میں سر ہلایا اور بولی:

وارن بیک ٹیل کی کہانی ان چند کہانیوں میں سے ہے جس سے میں بڑی متاثر ہوں، یہ کہانی میں نے اپنے استاد سے سنی تھی جنہوں نے مجھے صحافت پڑھائی تھی، وارن ایک غریب خاندان میں پیدا ہونے والا لڑکا تھا جس نے ساری زندگی غربت میں گزاری، جس کے پاس کھانے کو سوکھی روٹی کے سوا کچھ نہ تھا، جب وہ جوانی کی عمر کو پہنچا تو اس کی زندگی میں ایک زبردست انقلاب آیا اور اسے انڈیانا کی ایک امیر فیملی کی بیٹی سے شادی کرنے کا موقع ملا جن کا بہت بڑا کیٹل بزنس (ڈیری فارم) تھا، اس نے سوچا کہ میں اس بزنس کو کھربوں ڈالر کا بزنس بنا دوں گا لیکن وارن کی بدقسمتی کہ انیسویں صدی کے آغاز تک امریکہ کے تمام ڈیری فارمز اور کارن (مکئی) کے بزنس بینک کرپٹ ہو گئے اور ان کی ڈیمانڈ بالکل ختم ہو کر رہ گئی۔‘‘

وہ رکی اور ٹیبل پر رکھا کافی کا مگ اٹھا کر ایک سپ لیا، جیف ایک ہاتھ گال کے نیچے رکھے اسے بغور سن رہا تھا، وہ دوبارہ بولنا شروع ہوئی:

اپنے سسر کے کیٹل بزنس کے ڈوب جانے کے بعد وارن ایک بار پھر سڑک پر آ گیا، انہی دنوں جب وہ کوئی نیا کام ڈھونڈ رہا تھا تو اسے معلوم ہوا کہ ریلوے کمپنیز کو امریکہ میں مزید ریلوے لائنز بچھانے کے لئے مزدوروں کی ضرورت ہے، وہ کیٹل میں کام کرنے والے چند بے روزگار لوگوں کے ہمراہ ایک ریلوے کمپنی کے پاس پہنچا اور کام کا آغاز کیا، ان لوگوں کو دن رات مزدوری کر کے صرف ڈھائی سینٹ

ملتے تھے لیکن وارن کی نگاہ ان ڈھائی سینٹ پر نہیں بلکہ ہمیشہ کی طرح کسی اونچے خزانے پر تھی ، وارن کی سخت محنت اور تعمیرانی کاموں میں اس کی ہنر مندی کو دیکھتے ہوئے ریلوے کمپنی نے ایک بہت اچھی جاب آفر کی ،اسی جاب کے ذریعے اس نے مزید کئی بڑی کمپنیوں میں نوکریاں کیں اور گیس کرو کہ وہ اپنی تمام تنخواہ سے کیا خریدتا ہوگا ؟''

کیا؟''اس نے تجسس سے پوچھا، مارتھا کا کہانی سنانے کا انداز ہمیشہ سے متاثر کن تھا!

وہ ان پیسوں سے اپنی کمپنی بیک ٹیل کے لئے کنسٹرکشن کا سامان خریدتا اور اسے جمع کرتا رہا، وارن نے ایک بہت اونچا خواب دیکھا تھا جسے جلد سے جلد وہ حقیقت کا روپ دینا چاہتا تھا، بالآخر چند سالوں کی محنت کے بعد اس نے اپنی ذاتی کمپنی ''Bechtel'' کی بنیاد رکھ دی ، آہستہ آہستہ بیک ٹیل کا شمار ان چند کمپنیوں میں ہونے لگا جس نے امریکہ میں بڑے بڑے انفرا اسٹرکچر بنانا شروع کئے، ریلوے لائنز سے شروع ہونے والا یہ سفر اب ڈیمز، ، پائپ لائنز، پل اور بلڈنگوں سے ہوتا ہوا نیوکلیئر پاور پلانٹ تک جا پہنچا،اسی دوران وارن بزنس کے سلسلے میں روس گیا اور اچانک ہی moscow میں اس کی موت واقع ہوگئی۔''

وہ اس کہانی میں پہلی بار بری طرح چونکا!

ایک امریکن بزنس مین کی موت روس میں؟''

ہاں! لیکن اسے نیچرل ڈیتھ قرار دیا گیا اور اس کے بارے میں مزید کوئی بھی تحقیق منظر عام پر نہیں آئی۔''مارتھا نے لاعلمی سے کندھے اچکا کر جواب دیا پھر سلسلہ

کلام وہیں سے دوبارہ جوڑا:

وارن کے بعد اس کا بیٹا اسٹیو بیک ٹیل کمپنی کا مالک بن گیا جس نے اب اس کمپنی کو امریکہ سے باہر عالمی سطح تک لے جانے کا فیصلہ کیا اور اسٹیو نے اپنا پہلا قدم مڈل ایسٹ میں رکھا۔''

مڈل ایسٹ؟ لیکن کیوں؟'' اس نے الجھتے ہوئے پوچھا:

کیونکہ ان دنوں مڈل ایسٹ میں موجود مسلم ممالک سے یکے بعد دیگرے تیل کے ذخائر نکل رہے تھے، بیک ٹیل نے ان ممالک سے زیادہ مقدار میں تیل نکالنے کے لئے کئی کانٹریکٹس کئے جس میں عراق، اردن، لبنان اور سعودی عرب جیسے ممالک شامل ہیں۔''

تو یہ ہے اس کمپنی کی متاثر کن کہانی؟'' وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا بولا:

ہاں! لیکن عجیب بات یہ ہے کہ اتنی کامیابی کے باوجود اس کمپنی کا نام کہیں نہیں ملتا، نہ ہی انٹرنیٹ پر اس کے متعلق کوئی خاص معلومات موجود ہے، جیسا کہ میں نے بتایا کہ یہ کہانی بھی مجھے میرے استاد نے سنائی تھی۔'' اس کے لہجے میں حیرت تھی!

تو تم نے کبھی اس کے بارے میں کھوجنے کا کیوں نہیں سوچا؟ تمہیں تو ویسے بھی چھپی ہوئی چیزوں کو جاننے کا بڑا شوق ہے!'' اس نے بظاہر عام سے انداز میں پوچھا لیکن وہ مارتھا کا جواب جاننے کے لئے بے تاب تھا!

ایک بار میں نے کوشش کی تھی لیکن کارنر نے مجھے سختی سے تاکید کی تھی کہ میں ان چکروں میں نہ پڑوں کیونکہ اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہونے والا، الٹا میں کسی بڑی مصیبت میں پھنس جاؤں گی!''

وہ چونکا!

کیسی مصیبت؟''

بس پتہ نہیں یہ کارنر مجھے ہر وقت کیوں ڈراتا رہتا ہے؟ اسے لگتا ہے کہ میری جاسوسی کی یہ عادت ایک دن میرے لئے بہت بڑے نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔''

اس نے نظریں چراتے ہوئے کہا: جسے جیف نے صاف محسوس کرلیا، وہ جاننا چاہتا تھا کہ آخر مارتھا اس سے کیا چھپا رہی ہے؟

اگلے ہی پل اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور مارتھا کے ہاتھ پر رکھ کر ہلکا سا دبایا:

تم کچھ پریشان ہو؟ آج تم مجھے پہلے کی طرح تروتازہ نہیں لگ رہی ہو؟''

اس کے یوں پوچھنے پر وہ تھوڑا سا گھبرائی اور ذہن میں اس جاسوس کی تصویر ابھری لیکن وہ کسی بھی قیمت پر جیف کو حقیقت نہیں بتا سکتی تھی، اسے ڈر تھا کہ اگر اس کی چوری پکڑی گئی تو وہ جیف کا اعتماد کھودے گی۔

ن۔۔۔نہیں، ایسا کچھ نہیں ہے، اب ہمیں چلنا چاہئے، شام کافی ہوچکی ہے۔''

اسی کے ساتھ وہ کرسی گھسیٹ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

وہ بھی ساتھ ہی کھڑا ہوگیا، لائبریری سے باہر نکلتے ہوئے اس نے مارتھا سے کہا:

تمہیں کبھی بھی مجھ سے کچھ بھی شیئر کرنا ہو تو تم کرسکتی ہو، میں تمہارے کسی بھی راز کو صحافیوں کی طرح لیک نہیں کروں گا۔'' بظاہر ہنس کر کہے گئے اس جملے پر وہ شرمندہ ہوگئی، وہ ٹھیک ہی کہہ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

آج اس کے اکاؤنٹ پر ایک ملین فالورز مکمل ہوچکے تھے، اسی خوشی میں جبریل

اس کے لئے چھوٹا سا کیک لے کر آیا تھا جسے ان دونوں نے مل کر کاٹا، روحان کے نزدیک یہ کھیل فالورز یا مشہوری کا ہرگز نہیں تھا بلکہ ان ایجنڈوں کو بے نقاب کرنے کا تھا جنہوں نے اس کے پیارے وطن کو کھوکھلا کر دیا تھا لیکن وہ خوش تھا کہ اس کی سوچ سے بڑھ کر عوام نے اس کا ساتھ دیا تھا۔

اس دن کے بعد سے اسے کوئی کال موصول نہیں ہوئی تھی، وہ بھی ان چیزوں کو معمولی دھمکیاں سمجھ کر نظر انداز کر چکا تھا اور اس وقت جبریل کے ساتھ فٹ بال کھیلنے میں مصروف تھا، ان دونوں نے گھر کے پاس ہی موجود ایک اسپورٹس کلب کو جوائن کرلیا تا کہ یہ چند چھٹیاں وہ انجوائے کر کے گزار سکیں نہ جانے دوبارہ یہ وقت پھر کب نصیب ہو؟ وہ روزانہ پابندی سے اپنی ای میل بھی چیک کر رہے تھے اور استنبول اسلامک سینٹر کی طرف سے کوئی مثبت جواب آنے کے انتظار میں تھے، انہیں یقین تھا کہ ایک ماہ کے اندر ان کے مستقبل کا کوئی نہ کوئی فیصلہ ہو جائے گا۔

آج اپنے اکاؤنٹ پر ایک ملین فالورز دیکھ کر اسے فائقہ یاد آ گئی جو ایک ایک لائیک اور فالور کے لئے تڑپتی رہتی تھی اور اپنا سب کچھ داؤ پر لگانے کے لئے تیار تھی۔شاید ہمارے اردگرد فائقہ جیسے لوگ ضرور موجود ہوتے ہیں جن کے لئے لوگوں کے کمپلیمنٹس اور ان کی توجہ حد سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے، یہ بس وہی کرنا چاہتے ہیں جن سے لوگ خوش ہوں، یہ جانے بغیر کہ لوگ ان سے کبھی بھی، کسی بھی حال میں خوش نہیں ہو سکتے، یہاں آج ایک چہرہ ہے تو کل دوسرا چہرہ راج کر رہا ہو گا!

جبریل کے ذریعے اسے معلوم ہوا تھا کہ فائقہ کا پہلا ڈرامہ شوٹ ہو چکا تھا اور اگلے ہفتے اس ڈرامے کی پہلی قسط نشر ہونے والی تھی،کل رات اس نے جبریل سے

بات کی تھی، وہ بہت زیادہ خوش تھی اور اسے اپنے فیصلے پر کوئی پچھتاوا نہیں تھا۔

اسے یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ آریان یونی ورسٹی کے بعد اکثر نائٹ پارٹیز اور سینما میں پایا جاتا تھا اور اس نے کوئی نئی گرل فرینڈ بنالی ہے جس کا نام شمائلہ ہے، شمائلہ امیر گھرانے سے تعلق رکھنے والی کافی ماڈرن لڑکی تھی، جبریل کے مطابق فائقہ فی الحال اس بات سے بے خبر ہے، وہ اکثر سوچتا تھا کہ نہ جانے ان دونوں کا مستقبل کیسا ہوگا؟ پھر اس کے ذہن میں قرآن کی یہ آیت گھومنے لگتی جس کی جھلک ہمیں اکثر و بیشتر اپنے اطراف بھی دیکھنے کو مل جاتی ہے:

"ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لئے ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لئے ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے (سورۃ نور:۲۶)۔

اس آیت کے ذریعے سے اسے سائنس کا لاء آف اٹریکشن بھی سمجھ آنے لگا تھا، ہماری ذات کے اندر جو خوبیاں یا خامیاں ہوتی ہیں وہ جب ہم کسی دوسرے انسان میں دیکھتے ہیں تو فطری طور پر اس کی طرف کھنچنا شروع ہوجاتے ہیں، اسی طرح ہمیں اگر کوئی ایسا شخص مل جائے جو ہماری طرح سوچتا ہے اور اس کے اور ہمارے مقاصد کافی مماثلت رکھتے ہوں تو ہمیں لگتا ہے کہ یہ ہمارا سول میٹ ہے، یوں اگر دو اچھے لوگ ایک دوسرے کی طرف مائل ہوتے ہیں تو دو برے لوگ بھی ایک دوسرے کی طرف مائل ہوتے ہیں، اچھائی اچھائی کو کھینچتی ہے اور برائی برائی کو،

شاید اس آیت میں اللہ تعالیٰ فطرت کی بات کررہے ہیں جو دو پاک لوگوں کو اور دو ناپاک لوگوں کو اکھٹا کرتی ہے، جب وہ یہ سوچتا تھا تو اسے فائقہ اور آریان ایک

جیسے دکھائی دیتے تھے لیکن ہم انسان یہ بھول جاتے ہیں کہ اپنی اصل فطرت کے خلاف جا کر اللہ تعالیٰ کی بنائی حدود کو توڑنے کا خمیازہ ہمیں دنیا میں بھی بھگتنا پڑتا ہے اور کبھی کبھی اس کے نتائج نا قابل تلافی ہوتے ہیں!

☆☆☆☆☆

سامان تیار ہے؟'' خاکی وردی میں ملبوس وہ شخص بیس کیمپ کے اندر داخل ہوتے ہوئے بولا، اس کے چہرے پر کپڑا ڈلا ہوا تھا جس کی وجہ سے نین نقوش کا اندازہ لگانا مشکل تھا، دوسرے آدمی نے سر اٹھایا اور ایک سرسری نگاہ اس کے چہرے پر ڈالی، پھر دھیرے سے گردن ہلا دی

یہاں سے اگلی منزل کہاں ہے؟'' اسی آدمی نے دوبارہ سوال کیا

جہاں استاد نے رک جانے کا آرڈر دیا بس وہیں!'' اس نے ہنوز مصروف انداز میں جواب دیا:

چند لمحے خاموشی چھائی رہی، سامان تقریباً پیک ہو چکا تھا، یہ ایک بڑا سا بیگ تھا جسے وہ اپنے کندھے پر لاد کے لایا تھا اور دوبارہ لاد کر لے جا رہا تھا۔

تمہیں لگتا ہے کہ وہ لڑکی اس ویڈیو کو ہمارے حوالے کر دے گی؟''

اب کی بار اس نے سر اٹھا کر ماسک والے آدمی کی طرف دیکھا اور کہا:

کر دے گی لیکن اتنی جلدی نہیں، وقت لگے گا!''

تم جانتے ہو کہ وہ ویڈیو حاصل کرنا ہمارے لئے اس وقت سب سے اہم کام ہے، کوشش کرو کہ جلدی ہو جائے۔''

یہ کہہ کر وہ شخص کیمپ سے باہر نکل گیا، وہ آدمی کافی دیر تک خالی نگاہوں سے

اسے جاتا دیکھتا رہا، پھر ایک گہری سانس بھر کر ہاتھ میں بندھی گھڑی کی طرف دیکھا، کوچ کا وقت ہو چکا تھا، اس نے بیگ اپنے کندھے پر ڈالا اور کیمپ سے باہر نکل گیا۔

☆☆☆☆☆

وہ اس وقت اپنے کمرے میں موجود کسی اخبار کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھا، آج اس اخبار میں پنجاب کی مشہور یونی ورسٹی کے ریٹائرڈ پروفیسر کا انٹرویو چھپا تھا، اس انٹرویو میں انہوں نے روحان کی تمام باتوں کی تصدیق کی تھی اور تعلیمی اداروں کے گرتے ہوئے معیار کی کافی مذمت بھی کی تھی، یہ پڑھ کر اسے کافی خوشی محسوس ہوئی کہ ابھی بھی سچائی کا ساتھ دینے والے کچھ اساتذہ باقی ہیں جو طلبہ کے مستقبل کے ساتھ مخلص ہیں۔

یک دم اس کے موبائل پر نوٹیفکیشن موصول ہوا جس نے اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کرلی، روحان نے ہاتھ بڑھا کر فون اٹھایا اور ان باکس کھولا جہاں کسی کی طرف سے ایک ویڈیو موصول ہوئی تھی، چند سیکنڈز بعد لوڈنگ مکمل ہوئی اور اس نے ویڈیو پر کلک کر دیا جو دس منٹ کی تھی۔

اس ویڈیو میں یونی ورسٹی آف سندھ کے ایف ایس سی کے طلبہ احتجاج کر رہے تھے:

ہمارے ساتھ زیادتی کی گئی ہے، پچھلے سال میں اے پلس گریڈ سے پاس ہوئی تھی اور آج میرے دو پیپرز میں سپلی آئی ہے، انہوں نے ہمیں پیپرز دکھانے سے بھی صاف انکار کر دیا ہے۔'' ایک لڑکی اسکرین کے سامنے آتے ہوئے روہانسی آواز میں کہہ رہی تھی۔

کیمرہ دوسری طالبہ کی طرف گھوما اور اس نے بھی اپنی بھڑاس نکالنا شروع کردی:

میں پچھلے سال اے گریڈ سے پاس ہوئی تھی اور میری پرسنٹیج 86 بنی تھی اور اس سال انہوں نے مجھے ڈی گریڈ دیا ہے، ہمارے ساتھ نا انصافی ہوئی ہے، سب کے نمبر غلط دیے گئے ہیں۔''

کیمرہ اب تیسرے اسٹوڈنٹ کو فوکس کررہا تھا:

میرے ساتھ بیٹھنے والا لڑکا پچھلے سال فیل ہوا تھا اور اس سال اے گریڈ لیا ہے اور میں نے پچھلے سال اے گریڈ لیا تھا اور اس سال مجھے فیل کردیا گیا ہے، اس نے پورا سال کوئی پڑھائی نہیں کی اور میں نے پورے سال پڑھائی کی ہے، یہ کیسے ممکن ہے؟''

وہ اپنی لال آنکھوں کو مسلتے ہوئے کہہ رہا تھا:

چوتھے لڑکے نے کیمرے کے سامنے آتے ہوئے کہا:

ہمارے پورے بیچ کے ساتھ ناانصافی کی گئی ہے، انہوں نے پیپرز ٹھیک سے چیک نہیں کیئے اور انہیں اس بات کی کوئی پرواہ بھی نہیں کہ ہمارا مستقبل داؤ پر لگ رہا ہے، ان سے کون پوچھے گا کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا؟

اسی کے ساتھ کیمرے میں طلبہ کا ایک ہجوم دکھائی دینے لگا جو اپنی یونی ورسٹی کے گراؤنڈ میں شدید احتجاج کررہے تھے لیکن ان کی بات سننے والا کوئی بھی نہیں تھا۔

اس ویڈیو کے نیچے بھیجنے والے کی طرف سے ایک میسج بھی لکھا تھا:

روحان بھائی! میں نے اپنے ساتھیوں کی یہ ویڈیو ریکارڈ کی ہے، ہمارے ساتھ

بہت بڑی ناانصافی ہوئی ہے، میرا پیج اتنا بڑا نہیں ہے لیکن آپ ہماری آواز کو اپنے پیج سے پوری دنیا میں نشر کر سکتے ہیں، پلیز آپ اسے ضرور شیئر کریں تاکہ ہمیں انصاف مل سکے۔''

ایک گہری سانس لے کر اس نے چند لمحے سوچا پھر جبریل کا نمبر ڈائل کر دیا۔

آدھے گھنٹے بعد وہ اس کے گھر پر موجود تھا، ویڈیو دیکھنے کے بعد وہ بھی حیران رہ گیا!

اس کے پیچھے کیا وجہ ہوسکتی ہے؟'' روحان نے اس سے پوچھا:

قابلِ رحم چیکنگ سسٹم! جو طلبہ کی زندگیاں برباد کر رہا ہے۔'' وہ تاسف سے سر جھٹک کر بولا:

ہم کس کس چیز پر آواز اٹھائیں یار؟'' روحان سر پکڑ کر بیٹھ گیا، انہوں نے تو اس ملک کا سب سے بنیادی مسئلہ چھیڑا تھا یعنی ''تعلیم'' جس کے بغیر کسی اور شعبے میں ترقی ممکن ہی نہیں لیکن اب انہیں اندازہ ہو رہا تھا کہ اس پورے نظام کا تو آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔

جس سمندر میں ہم نے چھلانگ ماری ہے اس کا کوئی اختتام نہیں ہے، ہر طرف بے ایمانی ہی بے ایمانی ہے، کس کس کو بے نقاب کرو گے؟

جبریل کی اس بات پر اس نے ناسمجھی سے اسے دیکھا!

پھر تمہارے خیال سے کیا کرنا چاہئے؟ یہ مشورہ بھی تو تم لوگوں نے دیا تھا نا!

جواباً اس نے گہری سانس کھینچی، پھر بولا:

مجھے اب احساس ہو رہا ہے کہ اس پورے سسٹم میں اوپر سے لے کر نیچے تک

اتنی برائی پھیل چکی ہے کہ تم اسے مکمل طور پر تبدیل کر ہی نہیں سکتے۔‘‘

تبدیل نہیں کر سکتے لیکن آواز تو اٹھا سکتے ہیں نا! یا کم از کم ہمارے عوام کی آواز کو تو آگے پہنچا سکتے ہیں!‘‘ اسی کے ساتھ اس نے جبریل کے ہاتھ سے اپنا موبائل واپس لیا۔

تم کیا کر رہے ہو؟‘‘ اس نے بے چینی سے پوچھا:

اسے پوسٹ!‘‘

اس سے کیا ہوگا؟ ان کا رزلٹ تو اناؤنس ہو چکا ہے؟‘‘ وہ ابرو اچکائے سوال کر رہا تھا:

ہم یہ ویڈیو اپنے چینل سے ہر جگہ پھیلائیں گے اور جن بچوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے ان کے پیپرز نکلوا کر دوبارہ چیک کروانے پر زور دیں گے۔‘‘

ہاں، یہ ممکن ہے!‘‘ اسے روحان کا یہ آئیڈیا پسند آیا تھا

کچھ دیر بعد ویڈیو اپلوڈ ہو چکی تھی، ویڈیو کے نیچے اس نے سندھ بورڈ ہیش ٹیگ اور ساتھ ہی اس یونی ورسٹی کا ہیش ٹیگ لگا دیا تھا۔

اب تم دیکھنا، کیسے ان پر پریشر پڑتا ہے؟‘‘ اس نے پرجوش لہجے میں کہتے ہوئے جبریل کی طرف دیکھا جو کسی گہری سوچ میں گم تھا، شاید اب اسے روحان کی باتیں سمجھ آنے لگی تھیں!

☆☆☆☆☆

کل ساری رات وہ مارتھا کی باتوں کے بارے میں سوچتا رہا تھا، بیک ٹیل کے بارے میں حاصل ہونے والی معلومات ابھی بھی کافی کم تھیں، انہیں نہ صرف حقائق

ڈھونڈنے تھے بلکہ ثبوت بھی اکھٹے کرنے تھے، یہ کمپنی اسے کافی پراسرار معلوم ہورہی تھی جس کے بارے میں کہیں بھی کچھ بھی موجود نہیں تھا لیکن پھر بھی یہ اس قدر طاقتور تھی کہ دنیا کے سب سے بڑے خفیہ ادارے کو کنٹرول کررہی تھی، اسے اب خوف محسوس ہونے لگا تھا کیونکہ وہ اپنے اصل دشمن سے اب تک واقف نہیں تھے، اسی پریشانی میں ساری رات گزر گئی، کہیں چار بجے جاکر نینداس پر مہربان ہوئی اور صبح ہی صبح گریس کی کال نے اسے جاگنے پر مجبور کر دیا۔

جلدی آفس پہنچو، مائیک ہمیں کچھ دکھانا چاہتا ہے۔''

اپنے اوپر سے بمشکل کمبل ہٹا کر وہ اونگھتے ہوا بستر سے اترا اور ایک گھنٹے بعد ڈی آئی کی بلڈنگ میں داخل ہوا، آفس کا دروازہ کھولتے ہی اسے آرتھر اور گریس دکھائی دے گئے۔

ہیلو ہائے کے بعد وہ لوگ اب مائیک کے اردگرد جمع تھے:

تم کچھ دکھانا چاہتے تھے؟''اس نے جمائی کو بمشکل روکتے ہوئے پوچھا: جس پر گریس نے ناگواری سے اسے گھورا، اب وہ اسے کیا بتاتا کہ اس جمائی کے پیچھے کی کہانی کیا ہے؟

میں پچھلے دو دنوں سے بیک ٹیل پر ریسرچ کررہا ہوں اور مجھے ایک حیران کن بات پتہ چلی ہے''

کیا؟'' آرتھر نے بےصبری سے پوچھا

جیف تم نے ہمیں ایلن ڈیولس کی کہانی سنائی تھی جس نے سی آئی اے کی قیادت میں ایک بھیانک پلین تشکیل دیا تھا؟''

بالکل! ''Operation Ajax'' وہ سر ہلاتے ہوئے بولا:
یہ شخص ایلن ڈیولس، بیک ٹیل کے مالک سٹیو بیک ٹیل کا گہرا دوست تھا۔''
کیا واقعی؟'' یہ سنتے ہی جیف اس کے کمپیوٹر پر جھکا جہاں ڈیولس کی تصویر کھلی ہوئی تھی۔
اس سے بھی زیادہ حیران کن بات بتاؤں؟'' مائیک نے معنی خیز انداز میں سر اٹھا کر ان لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: جواباً وہ اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگے؟
ایلن ڈیولس کو ہٹا کر جس شخص کو سی آئی اے کا نیا ڈائریکٹر مقرر کیا گیا تھا وہ شخص بیس سال تک بیک ٹیل کا وائس پریذیڈنٹ رہ چکا تھا، اس کا نام جان میکن (John Maccon) ہے''
اب کی بار وہ تینوں اپنی جگہ سے اچھلے!
واٹ؟؟ مجھے یقین نہیں آ رہا ہے؟ بیک ٹیل اور سی آئی اے کے درمیان اتنے گہرے تعلقات؟ کیسے؟''
گریس منہ پر ہاتھ رکھے حیرت سے بولی:
ہمیں اب اس بات کا پتہ لگانا ہے کہ آخر اس ساری کہانی کے پیچھے اصل مقصد کیا ہے؟ سی آئی اے جو بظاہر ملک کی حفاظت کے لئے بنائی گئی ہے، اس کا اصل ایجنڈا کیا ہے؟''
وہ ماؤف دماغ کے ساتھ کمپیوٹر کے سامنے سے ہٹتے ہوئے بولا: یہ سب کچھ ان کی نظروں کے سامنے ہو رہا تھا لیکن انہوں نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا کہ ہمارے ملک میں موجود سیکرٹ ایجنسیز، ڈیفنس سسٹم، ملٹری اور حکومتی ادارے آخر کس لئے قائم کئے

گئے ہیں اور کیا وہ اپنے سلوگن پر عمل بھی کر رہے ہیں یا اس سلوگن کے پیچھے کوئی اور ہی کھیل رچایا جا رہا ہے؟

اب ہمیں کیا کرنا چاہئے؟'' آرتھر نے ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا:

ہمیں اپنے دماغ کی وسعت کو مزید بڑھانا ہوگا تا کہ ہمیں وہ چیزیں بھی دکھائی دے سکیں جو نگاہوں سے اوجھل ہیں کیونکہ انسانی دماغ مقناطیسی طاقت رکھتا ہے، ہم جس چیز کے بارے میں سوچتے ہیں وہ چیزیں ہماری طرف کھنچنا شروع ہو جاتی ہیں، بس جس کا دماغ جتنا زیادہ چیزوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے اتنا ہی طاقت ور ہوتا جاتا ہے'' وہ ایڈن جیمز کے فقرے کو دہراتے ہوئے بولا پھر کسی ضروری میٹنگ کا کہہ کر آفس سے باہر نکل گیا۔

☆☆☆☆☆

صبح کے سات بج رہے تھے، روزینہ بیگم کچن میں کھڑی حیدر صاحب کے لئے ناشتہ تیار کر رہی تھیں، ٹوسٹر میں ٹوسٹ ڈالتے ہوئے انہوں نے چائے کے نیچے چولھا آہستہ کیا، ساتھ ہی فریج سے انڈے نکالنے کے لئے مڑیں کہ یک دم کاؤنٹر پر رکھا فون بج اٹھا، ایپرن سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے وہ فون کی طرف بڑھیں، روحان کی ایک ہی خالہ تھیں جن کا نام صدف تھا، وہ اسلام آباد میں اپنے دو بچوں کے ساتھ رہتی تھیں، ایک بیٹی کی شادی ہو چکی تھی اور بیٹا روحان سے دو سال بڑا تھا، انہیں گمان ہوا کہ شاید صدف کا فون ہو، وہ اکثر صبح صبح ناشتہ بناتے ہوئے روزینہ کو کال ملا لیا کرتی تھیں۔

لیکن یہ صدف کا فون نہیں تھا بلکہ کوئی انجان نمبر تھا، ایک لمحہ سوچنے کے بعد

انہوں نے فون کان سے لگایا:

ہیلو!''

ہیلو مسز حیدر!'' ایک بھاری مردانہ آواز ان کے کانوں میں گونجی!

کون؟'' وہ محتاط انداز میں بولیں:

آپ کے بیٹے کا دشمن جان!'' اس غیر متوقع جواب پر انہوں نے نا سمجھی سے پوچھا:

کیا مطلب؟''

آپ کا بیٹا تو سلیبر یٹی بن گیا ہے اور بہت اونچے اونچے خواب دیکھنے لگا ہے، اس کے خواب ہمارے راستے کے کانٹے بن رہے ہیں مسز حیدر!'' وہ گہری مسکراہٹ کے ساتھ بول رہا تھا، اس کی یہ مسکراہٹ بے حد خوف ناک محسوس ہو رہی تھی۔

تم۔۔۔ تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو؟'' اب کی بار انہوں نے گھبراہٹ کے عالم میں پوچھا:

میں جو بھی ہوں اس سے آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا، فون کرنے کا اصل مقصد یہ بتانا تھا کہ۔۔۔۔۔'' اس کے ادھورے جملے نے ان کی سانسیں حلق میں اٹکا دیں!

کہ؟''

کہ اپنے بیٹے کو سمجھائیں کہ وہ اپنی عمر سے بڑے خواب نہ دیکھے، یہ اس کی صحت اور زندگی دونوں کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔'' آخری جملہ سخت لہجے میں کہا گیا جس کے بعد کال ڈسکنیکٹ ہو گئی۔

وہ فون ہاتھ میں پکڑے نہ جانے کتنی دیر سن کھڑی رہیں!

چائے چولہے پر ابل ابل کر سوکھ چکی تھی اور ٹوسٹ جل کر کالا ہو گیا تھا لیکن انہیں کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی، ان کے کانوں میں بس یہ ایک جملہ گونج رہا تھا:

آپ کے بیٹے کا دشمن جان!''

☆☆☆☆☆

شام کے سائے واشنگٹن شہر پر مکمل طور پر پھیل چکے تھے اور ہر طرف اندھیرا چھانے لگا تھا، فروری کا مہینہ بھی اپنے اختتام کو پہنچ چکا تھا، اسی کے ساتھ موسمِ سرما اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا اور بہار پر پھیلائے آنے کو تیار کھڑی تھی۔

وہ ڈی آئی کے پارکنگ پلازہ کے نزدیک بنے اس چھوٹے سے گراؤنڈ میں کھڑا دور سے نظر آنے والے پہاڑوں کو دیکھ رہا تھا جن پر اس وقت برف کی موٹی تہہ جمی تھی، آج صبح ہی سے مختلف ٹورسٹ کمپنیوں کی جانب سے اسے اسکی اور کیمپنگ کے اشتہارات موصول ہو رہے تھے، شاید قدرت اسے اس سال بھی ان پہاڑوں پر آنے کی دعوت دے رہی تھی۔

واشنگٹن میں چھ بڑے پہاڑی سلسلے تھے جن پر ہر سال جم کے برف باری ہوا کرتی تھی، کئی ہزار سیاح ان پہاڑوں پر اسکی، ہائیکنگ، پکنک اور کیمپنگ وغیرہ کے لئے دور دراز شہروں سے آتے تھے، یہ پہاڑ قدرتی حسن کا پیکر تھے۔ وہ وہیں کھڑے کھڑے ماضی کے ان حسین لمحوں میں جا پہنچا جب وہ سب دوست اکھٹے سیاحت کے لئے نکل جایا کرتے تھے، تب نہ کوئی فکر تھی اور نہ ہی کوئی ذمہ داری کا احساس، یک دم اسے گریس ڈی آئی کی عمارت سے نکل کر پارکنگ لاٹ کی طرف بڑھتی دکھائی

دی، وہ ماضی سے حال میں لوٹا اور تیزی سے اس کی طرف دوڑا، وہ گاڑی میں بیٹھنے ہی لگی تھی کہ جیف نے پیچھے سے اسے قدرے بلند آواز میں مخاطب کیا:

گریس!'' وہ چونک کر پلٹی۔

جیف اب اس کے نزدیک پہنچ چکا تھا اور تیز تیز سانسیں لے رہا تھا۔

تم ابھی تک گئے نہیں؟'' اس نے حیرت سے پوچھا:

ہاں! میں بس کھلی ہوا میں سانس لے رہا تھا، کیا تم فری ہو؟ ہم کچھ دیر بات کر سکتے ہیں؟'' اس کے یوں پوچھنے پر وہ مشکوک نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی:

اوکے! گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔''

نہیں! گاڑی میں نہیں، ایک کام کرتے ہیں، قریب ہی ایک چھوٹا سا پارک ہے، وہاں تک واک کرتے ہوئے جاتے ہیں۔''

وہ اسے انکار کرنے کا ارادہ رکھتی تھی کیونکہ وہ اس وقت بہت تھکی ہوئی تھی لیکن جیف کے التجائیہ لہجے کو دیکھتے ہوئے اس نے حامی بھر لی اور گاڑی کا دروازہ دوبارہ لاک کرنے کے بعد اس کے ساتھ چل دی۔

کچھ دیر ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد وہ اصل مدعے کی طرف بڑھنے لگا:

گریس یہ پہاڑ کتنے خوبصورت لگ رہے ہیں نا! سوچو قریب سے کتنے حسین لگ رہے ہوں گے؟''

ہاں بالکل! جب یہ نظروں کے بالکل سامنے ہوتے ہیں تو بے حد حسین دکھائی دیتے ہیں، جیسے دنیا میں ان سے حسین اور ان سے زیادہ مضبوط شے اور کوئی نہ ہو!'' وہ

چمکتی آنکھوں سے ان پہاڑوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولی:

توتم انہیں قریب سے دیکھنا چاہتی ہو؟''

ہاں! ہر سال کی طرح لیکن شاید اس سال یہ ممکن نہ ہو!'' اس نے جیف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا:

ممکن تو ہوسکتا ہے، اگر ہم دو دن کی چھٹی لے کر ہر سال کی طرح اس بار بھی کیمپنگ کے لئے جائیں تو؟'' بالآخر اس نے اپنے دل کی بات کہہ دی۔

تم جانتے تو ہو کہ اس وقت کسی بھی چیز سے بریک لینا کتنا مشکل ہے؟'' وہ چلتے چلتے رکی اور اس کی طرف پلٹی۔

اتنا مشکل بھی نہیں ہے، پلیز گریس! میں بہت تھک چکا ہوں اور کچھ دن سکون چاہتا ہوں تاکہ واپس آکر زیادہ بہتر طریقے سے کام کرسکوں۔''

اس کی التجا پر وہ غیر متوقع طور پر کچھ نرم پڑنے لگی، شاید اس کا اپنا دل بھی ان پہاڑوں پر جانے کو کر رہا تھا!

مائیک اور آرتھر سے کیا کہیں گے؟''

انہیں میں سنبھال لوں گا، جب تک ہم واپس آئیں گے مائیک یقینا اپنے ساتھیوں سے رابطہ کرنے میں بھی کامیاب ہوچکا ہوگا!'' اس نے گریس کو یقین دلایا۔

مجھے سوچنے کے لئے کچھ وقت دو۔'' یہ کہہ کر وہ دوبارہ چلنے لگی۔

ہاں ضرور! تم پوری رات آرام سے سوچو، صبح میں گاڑی لے کر تمہارے گھر پہنچ جاؤں گا، بس تم تیار رہنا!''

واٹ، کل صبح؟'' وہ رکی اور دوبارہ پلٹی۔

ہاں! نیک کام میں دیر کیسی؟ اس سے پہلے کہ آفس سے پھر کوئی کام آ جائے، ہمیں نکلنا چاہئے، اب دیکھو ہم کتنی محنت کرتے ہیں گریس! کیا ہم دو دن کے لئے ہر پریشانی کو بھول کر اپنی زندگی کو اپنے طریقے سے انجوائے نہیں کر سکتے؟'' اب کی بار اس نے جذبات کا سہارا لینا چاہا اور وہ کافی حد تک کامیاب بھی ہو گیا۔

بات تو ٹھیک ہے لیکن پہلے ہمیں آفس جا کر انفارم کرنا ہو گا۔''

صبح سات بجے تم تیار رہنا، ہم پہلے آفس جائیں گے اور پھر وہاں سے اپنے ٹرپ پر!''

گریس نے سر ہلا دیا، وہ اس کے یوں مان جانے پر بے حد خوش تھا اور یہ خوشی اس کے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہی تھی۔

لیکن ہم دو دن میں واپس آ جائیں گے؟''

پکا وعدہ!'' وہ کسی معصوم بچے کی طرح بولا: اس کے انداز پر گریس ہنس پڑی۔

پارکنگ ایریا کی طرف دوبارہ لوٹتے ہوئے ان کے چہرے کی تھکن کہیں غائب ہو چکی تھی، اب وہ اپنے ٹرپ کے بارے میں پر جوش ہو کر باتیں کر رہے تھے۔

☆☆☆☆☆

روزینہ! سب ٹھیک ہے؟'' حیدر کچن کے دروازے پر کھڑے نہ جانے کتنی دیر سے آوازیں دے رہے تھے!

ج۔۔۔جی؟'' وہ جیسے ہوش میں آئیں اور ایک نظر چائے اور ٹوسٹ پر ڈالی۔

یہ سب کیا ہے؟'' انہوں نے آگے بڑھتے ہوئے نرمی سے پوچھا:

وہ۔۔۔حیدر۔۔مجھے ابھی ابھی کسی کی۔۔۔وہ!''

گھبراہٹ کی وجہ سے ان کے منہ سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ ادا ہورہے تھے جنہیں حیدر سمجھنے سے قاصر تھے۔

ادھر آئیں بیٹھیں!'' انہوں نے اسٹول کھینچتے ہوئے کہا اور انہیں بٹھانے کے بعد جگ سے پانی کا گلاس بھرنے لگے۔

یہ لیں پہلے پانی پئیں پھر مجھے بتائیں کہ کیا ہوا ہے؟''

حیدر کے اصرار پر انہوں نے بمشکل ایک گھونٹ پانی پیا اور اپنی گھبراہٹ پر کسی حد تک قابو پاتے ہوئے بولیں:

حیدر! ابھی ابھی مجھے کسی کی کال آئی تھی۔''

اچھا! کون تھا اور کیا کہہ رہا تھا؟'' وہ ان کے چہرے پر اڑتی ہوائیوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھ رہے تھے:

وہ۔۔اس نے کہا کہ وہ۔۔۔ہمارے بیٹے روحان کی جان کا دشمن ہے۔''

روزینہ کی بات پر وہ پہلی بار چونکے!

کون تھا؟ اپنا نام بتایا؟ کیا چاہ رہا تھا؟''

نہیں! اپنا نام نہیں بتایا، بس دھمکی دی ہے کہ اگر روحان ان کے بارے میں مزید بولتا رہے گا تو وہ اسے ماردیں گے۔'' انہوں نے خوف سے کانپتی آواز میں کہا:

روزینہ!'' وہ اٹھے اور آگے بڑھ کر انہیں سینے سے لگالیا۔

دیکھیں! میں نے فیصلہ کرلیا ہے، اب روحان مزید کوئی ویڈیو پوسٹ نہیں کرے

گا۔''

وہ روتے ہوئے قدرے اونچی آواز میں بول رہی تھیں:

روحان ناشتے کی غرض سے اپنے کمرے سے باہر نکلا اور زینے کے پاس کھڑے ہوکر نیچے کی طرف جھانکا، روزانہ اس وقت امی ابوٹیبل پر بیٹھے چائے پی رہے ہوتے تھے اور ٹیلی وژن پر تازہ خبریں لگی ہوتی تھیں لیکن آج غیر متوقع طور پر ٹیبل خالی تھی، امی ابو کہیں دکھائی نہیں دے رہے تھے اور ٹی وی بھی بند تھا، اس نے دیوار پر لگی گھڑی کی طرف دیکھا جہاں صبح کے آٹھ بج رہے تھے، وہ فکرمندی سے سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے آیا۔

امی ابو کا کمرہ خالی تھا، کمرے کا دروازہ بھی کھلا ہوا تھا، صحن میں بھی کوئی نہیں تھا، یک دم اسے کچن کی جانب سے کچھ آوازیں آتی محسوس ہوئیں، یہ سسکیوں کی آوازیں تھیں، وہ پریشانی کے عالم میں کچن کی طرف بڑھا۔

روزینہ! کسی نے تو ان لوگوں کے خلاف آواز اٹھانی ہے نا! یہ تو جہاد ہے جو ہمارا بچہ کررہا ہے، اگر ہم ان کی دھمکیوں سے ڈرتے رہیں گے تو کون اس معاشرے سے برائی کو ختم کرے گا؟'' وہ مسلسل انہیں سنبھالنے کی کوشش کررہے تھے۔

لیکن اگر انہوں نے ہمارے بچے کی جان لے لی تو کون اس کا ذمہ دار ہوگا؟ میری ایک ہی اولاد ہے، میں اس کے بغیر کیسے زندہ رہوں گی؟'' جواب میں انہوں نے جذبات سے چور لہجے میں کہا: ساتھ ہی اپنے آنسو پونچھنے کی کوشش کرنے لگیں۔

تم مجھے وہ نمبر دو، میں پتہ کروانے کی کوشش کرتا ہوں کہ یہ لوگ کون ہیں؟ ہم ان پر ''Harassment'' اور دھمکی دینے کا کیس کریں گے، تم پریشان مت ہو۔''

اس سب سے کیا ہوگا؟ روحان نے کیا کسی ایک آدمی سے دشمنی مول لی ہے؟ آپ سمجھ نہیں رہے، اس نے پورے سسٹم سے دشمنی مول لی ہے اور اس سسٹم میں ہر وہ آدمی انوالو ہے جو اس وقت پاور میں ہے، ہم اتنے طاقت ور لوگوں سے کیسے لڑ سکتے ہیں؟''

ان کی بات اپنی جگہ بالکل درست تھا جس نے حیدر کو بھی خاموش کروا دیا تھا، وہ کچن سے منسلک دیوار سے کان لگائے ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا، اس سے امی جان کا درد نہیں دیکھا جا رہا تھا، کچھ دیر یوں ہی کھڑے رہنے کے بعد وہ صحن کی طرف بڑھا اور گھر کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

☆☆☆☆☆